نمبر اول جلد دھم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کیفیت سالانہ

۱۸۸۶ء مین بھی اس رسالہ کی وہی حالت رہی جو ۱۸۸۵ء مین تہی وہی اسکی مالی حالت وہی خریداروں کی تغیر وتبدل کے بعد تعداد - وہی انکی کیفیت معاونت -

اس حالت کی اصلاح وترقی وفلاح اس رسالہ کے اخص معاونین کی جو اسکی دلی ہمدردی کا دعوے کرتے ہین اور اسکی تعریف وتوصیف مین رطب اللسان رہتے ہین (جنکے نام مواضع سکونت حاشیہ مین درج ہین) سعی وعملی توجہ سے ہو سکتی ہے - وہ حضرات تجاویز معروضہ سابق پر (جنمین معمول چندہ کے علاوہ کچھہ گرہ سے نکالنا پڑتا ہے) عمل نہین کرسکتے تو تجویز معروضہ ذیل پر (جسپر بجز وقت کچھہ نہین لگتا) عمل کرین اور اپنی ہمدردی کو پورا اور سچا کرکے دکھائین وہ تجویز یہ ہے کہ وہ حضرات اپنے دوستوں اور دوستونکے دوستون کو جو اہل وسعت ہون اور اس رسالہ سے بیخبر وقتاً فوقتاً اس رسالہ کے مضامین مفید مذہب و معاشرت سناوین اور خریداری رسالہ کی رغبت دلاوین اور جو لوگ باوصف اہل وسعت

انبالہ چھاونی - آرہ - بہوپال - بنگلور - بمبئی - پٹیالہ - پشاور - جبل پور - جمون - جہیرہ - حیدرآباد دکن - دہلی - ڈیرہ دون - ڈیانوان - راولپنڈی - رحیم آباد - سملہ - سیالکوٹ - شاہ پور - علی گڈہ - غازی پور - قادیان - کرنول - کراچی - کہوری - کہارڑہ - گجرات پنجاب - گلبرگہ - لودیانہ - لاہور - مدراس - منظفرگڈہ - مردان - نابہ - ناگپور - وزیرآباد - ہشیارپور - وغیرہ -

* دیکھو نمبر ۹ جلد ۸ صفحہ ۲۳۶ نمبر ۱ جلد ۹ صفحہ ۳ نمبر ۴ جلد ۹ صفحہ ۹۶ نمبر ۷ جلد ۹ صفحہ ۱۹۳ نمبر ۱ جلد ۹ صفحہ ۲۹۲ وغیرہ وغیرہ - پرچۂ اشاعۃ السنۃ

وجہ حب شوق ہونیکے اسکے خریدار نہین اُنہی حضرات سے یہ رسالہ مستعار لیکر اپنا شوق پورا کر لیتے ہین ۔ انکو یہ رسالہ ہرگز نہ دکہائین ۔ اور اُنکے شوق اور وسعت کو خریداری رسالہ کیطرف منعطف کرین ۔

یہ بات تجربہ* ومشاہدہ سے ثابت ہوچکی ہے کہ قلت خریداری اخبارات ورسائل کی خالباہی دو وسائل ہین ۔ اکثر اہل وسعت اخبار ورسائل کے مذاق (ذوق) بلکہ نام سے آشنا نہین اور بہت سے اہل ذوق مفت کام چلا لیتے ہین ۔ لہذا ہمارے معاونون نے ہماری تجویز پر عمل کیا اور اُن وسائل مانع ترقی کو قطع کر دیا تو امید ہے کہ ہر ایک معاون ہر ہفتہ یا ہر مہینے نہین تو ہر سال دو چار خریدار تو ضرور بہم پہنچا سکے گا ۔

اوائل زمانہ اجرار رسالہ مین بعض معاونین کا اس تجویز پر عمل رہا تو انہون نے بہت سے احباب کو شائق وخریدار رسالہ بنایا بلکہ سچ پوچھو تو موجودہ خریدارون مین اکثر وہی لوگ خریدار ہین جو اُن حضرات کی ابتدائی سعی سے خریدار بنے ہوئی ہین ۔ پہر معلوم نہین دو چار سال گذرنے کے بعد اُن معاونون کو کیا ہوگیا کہ انہون نے اس ترغیب وتشویق کو بالکل ترک کر دیا باوجودیکہ اُنکو سالہا سال سے ماہواری یا سہ ماہی شکایات رسالہ کے سننے دیکھنے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے ۔

حق تو یہ ہے کہ اب اُنکا دعوے ہمدردی ویسا سچا اور دل نہین رہا جیسا کہ پہلے تہا

* جزیرہ پورٹ بلیر سے ایک تازہ خریدار رسالہ پیدا ہوئے ہین اور وہ اپنی خریداری کی یہی وجہ لکہتے ہین کہ اس سے پیشتر ہم فلانے ڈاکٹر صاحب کا رسالہ (اشاعۃ السنۃ) دیکہہ لیا کرتے تہے اب انکی تبدیلی ہوگئی ہے لہذا ہم خواستگار ہین کہ ہمارا نام بہی رسالہ کے خریدارون مین درج کرین اور ہمارے پاس رسالہ بہیجا کرین ۔ ایسے ہی اور واقعات دیکہنے سننے مین آئے ہین ۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ترقی اخبار ورسائل کے یہی موانع ہین ۔

ورنہ ممکن نہ تہا کہ یہہ رسالہ (حسب اعتراف ان حضرات کے) اپنی معنوی حالت اعمدگی مضامین مین حد کمال تک ترقی کرکر مالی حالتمین تنزل ہو جاتا حتی کہ اسکے بند ہو جانیکا خوف ہمکو صورت دکہاتا —

مدعیان حمیت وہمدردی رسالہ اب بہی اپنے دعوے کو سچا کر دکہائین اور اسکی ترقی کے لیے تجویز معروضہ بالا کو عمل مین لائین — معنوی حالت مین اس رسالہ کی ترقی اہلحدیث مین مسلم ہے — اور جو اسحالت کے عمدہ اور بحق اہل اسلام علے الخصوص اہلحدیث مفید نتائج ظاہر ہولنے مین وہ بہی محل نزاع اہلحدیث نہین ہین —

منجملہ ان نتائج کے جو ۱۸۸۶ء مین ظاہر ہوئے ہین ایک عمدہ نتیجہ یہہ ہے کہ اس رسالہ نے گروہ اہلحدیث کی وفاداری گورنمنٹ پر ثابت کردی اور انکے حق مین لفظ "وہابی" کا (جو نا واقفون کے خیال مین انکی وفاداری مین شبہ انداز تہا) استعمال حکما موقوف کرادیا۔ جسپر نہ صرف اہلحدیث نے بلکہ اعیان دیگر فرقہ ہاے اہل اسلام بلکہ ارکان مذاہب غیر اسلام نے اسکی ثنا وتحسین کی چنانچہ نمبر ۷ و ۸ و ۱۱ جلد ۹ مین اس تحسین وثنا کی مجمل تفصیل ہو چکی ہے —

مگر افسوس ان سب اہل تحسین کے مقابلہ مین ایک شخص (جو درحقیقت گروہ اہلحدیث سے نہین ہے۔ صرف دنیاوی غرض سے اہل حدیث کہلاتا۔ اور انکی تائید مین جو درحقیقت تحریف ہے خامہ فرسائی کیا کرتا ہے) کبہی م۔ق سورتی کی صورت بناکر کبہی ظہیر الاسلام رامپوری کے لباس مین اور کبہی م۔ج سرادی بنکر ان نتائج کی مذمت اور اشاعۃ السنہ کے کارناسون کی منقصت کے درپے ہو رہا ہے اور اخبار شحنۂ ہند میرٹھ کو اپنا مورچہ بنا کر اسکی آڑ مین حاسدانہ تیر چلا رہا۔ اور معاندانہ گولے برسا رہا ہے شحنۂ ہند یکم جولائی ۱۸۸۷ء کی آڑ مین اس نے یہ زہرآلود تیر چلایا ہے رسالہ اشاعۃ السنہ بنبرۂ تمام وکمال لجاجت وتملق اور خلاف واقعہ مدح سرائی مین

※ اہل اسلام مین باہمی اتفاق کا پیدا ہونا۔ اور انکو دنیاوی حالت کی اصلاح کیطرف متوجہ کرنا۔ انکو مغربی علوم وغیرہ وسائل ترقی معاشرت کیطرف توجہ دلانا۔ گروہ اہلحدیث کا بغض عام لوگون کے دل سے پہٹانا یا گہٹانا گورنمنٹ کی نظر مین انکی وقعت جمانا اور انکی وفاداری کا ثبوت پہنچانا وغیرہ وغیرہ —

حاسدانہ تیر ۶ ستمبر کا طعن اور اسکا جواب

ڈوبا ہوا ہے لجاجت اور مدح سرائی اور خوشامد کے ساتھہ ہمارا زمین پر لیٹنا لنڈن کی جانب جہکنا ۔ فرش پر فرش ہو کر خاک ہو جانا بالکل لغو اور فضول ہی نہیں بلکہ معزز گروہ اہلحدیث کی تحقیر کا خصوصًا اور مسلمانان ہند اور خود مذہب اسلام کی تذلیل کا عمومًا باعث ہے ۔ مولنا ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری گروہ اہلحدیث کے ایک معزز رکن اور بڑے زبردست فاضل فرد ہین کیا یہ تعجب کا مقام نہین کہ انہون نے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ کے صفحہ ۲۲۸ مین "اہل اسلام کی مسرت موقعہ جیوبلی پر شریعت کی شہادت" جلی قلم سے لکھہ کر پانچ قسمین تحریر فرمائی ہین اور دوسری قسم کی تفصیل صفحہ ۲۳۲ مین رومی عیسائیون پر مجوس کا غالب آنا اور کفار مکہ کا خوش ہونا اور پہر کفار مکہ کے پاس حضرت صدیق اکبر کا تشریف لیجانا اور یہ فرمانا کہ "تم خوش مت ہو ۔ بخدا رومی فارسیون پر غالب آئین گے" اور جب اسکے موافق روم کو فارس پر فتح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع مسلمانون کا خوشی منانا برٹش سلطنت کی فتح پر بہار پر محمول کر کے موقعہ جیوبلی پر اظہار مسرت کرنا مسلمانون کے لیے لازم لکھا ہے ۔ بلکہ تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص موقع جیوبلی پر خوشی نہ منائے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہین اور صفحہ ۲۴۰ مین امر اول کی شہادت پر لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو عظیم روم اور کسرے کو عظیم فارس اور مقوقس کو عظیم القبط تحریر فرمایا ہے پس اس لحاظ سے ملکہ وکٹوریہ کو معظمہ کہنا عین اتباع شریعت ہے" اب مین التماس کرتا ہون کہ اس مذہبی شہادت کی کیا ضرورت تہی عظیم روم اور عظیم فارس سے مراد سردار روم اور سردار فارس ہے نکہ مذہبی عظمت کیا آپ اس امر کو تسلیم کر سکتے ہین کہ مذہب کی رو سے جیسا رسول معظم کہنا باعث سعادت ہے ایسا ہی ملکہ وکٹوریا کو بہی معظمہ کہنا باعث نجات اور اپنے آسمانی باپ کی بادشاہی مین داخل ہو جانا ہے جناب باری نے سورہ دخان مین فرمایا ہے ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ کیا اس سے حقیقی عزت و کرامت والا مراد ہے کیونکہ ذکر تو بدبخت دوزخیون کے مکافات کا ہے

* محض دروغ ہے ۔ علی قائلہا ما یستحقہ ۔ لعن اللہ قائلہا ومعتقدہا ۔

کو کہولتا ہوا پانی اون کے سر پر ٹپکایا جائیگا اور کہا جائیگا کہ تو اُس کو چکھہ تحقیق تو بڑا عزت والا مکرمت والا (سردار) تہا۔ ملکہ معظمہ قیصر ہند بیشک پولیٹیکل عظمت کو مستحق ہین نہ کہ مذہبی عظمت کی"۔

شحنۂ ہند ۲۳ جولائی کی آڑمین اُس نے یہ عناد کا بہرا ہوا گولہ چلایا ہے۔ "ابتک گورنمنٹ پر یہ امر مشتبہ تہا کہ مسلمانون مین کونسا گروہ وہابی ہے کیونکہ کوئی شناخت اس امر کی نہتی کہ وہابی کے سر پر سینگ ہوتے ہین یا اس کے تین سر اور پانچ ٹانگین ہوتی ہین لیکن ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے گورنمنٹ مین تحریک کر کے ثابت کردیا کہ جن لوگون کو وہابی کہا جاتا ہے وہ ہمین تو ہین اور اگر سکریٹری گورنمنٹ پنجاب یا کسی افسر نے ایڈیٹر صاحب کو اپنی چہٹی مین وہابی لکھا تہا تو کیونکر معلوم ہوا کہ وہابی سے اسکی مراد باغی کی تہی بلکہ گورنمنٹ کو تو ابتک یہ معلوم تہا کہ جس طرح مسلمانون مین سنی شیعہ وغیرہ فرقے ہین اسی طرح ایک فرقہ وہابی بہی ہے جن مین سے گورنمنٹ کا کوئی باغی و بدخواہ نہین۔ کیونکہ انگلش عملداری مین باغی اور بدخواہ کا اگر کہین ٹہکانا ہے تو رنگون کے ٹاپو مین ہے"۔

شحنۂ ہند ۱۶ ستمبر ۱۸۸۶ء کی آڑمین اُس نے یہ طوفان سراپا بہتان کا بہرا ہوا گولہ چلایا ہے کہ مولینا محمد حسین صاحب کہلم کہلا اور آپ اپنے دوسرے مخاطب خانصاحب محمد یونس خان رئیس دتاولی کو مراد رکہتے ہین) در پردہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ ملکہ معظمہ مذہبی تعظیم کے مستحق ہین + + + ایسے معزز رکن اور زبردست فاضل (خاکسار کو مراد رکہتے ہین) نے لکہا ہے کہ جو کوئی جیوبلی پر خوشی نہ مناوے - وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہین + + + مولانا (خاکسار کو کہتے ہین) صدہا ہزارہا روپیہ صرف کرین اور اُس تقریب کو عین دین قرار دین اور اس مین شریک نہونے والے کو بالکل دین سے خارج بتاوین۔ اور اپنے دعاوی پر جون تون کر کے آیات و احادیث کو جماوین الخ

ان تیرون اور گولون کے ڈیفینس (جواب یا مدافعت) مین ہم ایسی لفظی (قال اقول و الی

بحث قائم کرنا نہین چاہتے ۔ جس سے ہمارے غنیم کو اور بہی گولہ باری
کا موقعہ ملے اور وسعت میدان کارزار کیطرف راہ نکل آوے نہ یہ ہماری
عادت ہی اور نہ ایسی شیر بہادر سے (جو جنگ جوئی مین اپنی نظیر نہین رکہتا اور اس کے
ہاتہہ سے اور اس کی زبان کے نو ایجاد لفظون اور خود تراشیدہ محاورہ کی پہبتیون سے کوئی
نہین بچ سکا) مبارزت و مقاومت کی ہم مین طاقت ہی لہذا ہم مختصر جواب پر جس سے ہمارا مقصود
و بے مقصور ہونا ان ناظرین پر (جو شائد غنیم کی بوچہاڑ و بے ساختہ خوف یا کسی تاسف سے تردد مین پڑ گئے
ہون) ثابت ہو۔

اسکے دوسرے نمبر کے جواب مین ہم یہ عذر (یا سپر) پیش کرتے ہین کہ یہہ
قصور جو ہم سے ہوا ہے کہ ہم نے ایک مقدس و معزز خطاب (ووہابی) کو گروہ اہلحدیث سے اٹہوا
دیا ہے اسپر ہم سے پہلے "محمدن نیشنل ڈیفینس کمیٹی" (یعنے مسلمانون کی قومی محافظت یا مدافعت
کی مجلس) نے جس کا ذکر اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۸ کے صفحہ ۲۹۹ مین ہے۔ اور اسکی تائید و
توصیف حلیمہ شحنہ* ہند نمبر ۱۶ جلد ۳ مطبوعہ ۱۴ اپریل سنہ ۸۶ مین ہے اصرار کیا پہر دوران
مقدمہ کی عین اثنا مین گروہ اہلحدیث مختلف صوبجات ہند (پنجاب ممالک مغرب و شمال

*قوم کے سچے ہمدرد مولانا **ابو سعید محمد حسین** لاہوری ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کی
مدبرانہ حکیمانہ مصلحانہ ہمدردانہ کارروائیون کا تمام اہلحدیث کو ممنون ہونا چاہیے
جنہون نے اہلحدیث کے دامن سے الزام و اتہام کا ایک بہت بڑا دہبا اٹہا دیا انہون نے اپنی
خالص ہمدردی کا اثر ڈالکر ایک سوسائٹی قائم کرلی۔ اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے
کہ گورنمنٹ پنجاب سے ایک سرکلر جاری کرا دیا کہ اہلحدیث کو وہابی کہنا لائیل (نرمل
حیثیت) ہے خود گورنمنٹ پنجاب [illegible] اعلے حکام نے اپنی چٹھیون مین اعتراف کیا
ہے کہ اہلحدیث برٹش گورنمنٹ کے بدخواہ نہین ہین بلکہ خیر خواہ ہین۔ اشاعۃ السنۃ
نمبر ۹ - ۱۰ - ۱۱ مین مفصل کیفیت درج ہے۔ اخبار مسلم ہرلڈ مدراس و شمس الاخبار

اصل عبارت شحنہ ہند نمبر ۱۶ [illegible] ۱۴ اپریل سنہ ۸۶ [illegible]

ممالک متوسط - مدراس بمبئی - بنگال اکے تین ہزار سے زائد اعیان و اشخاص نے اپنے دستخطون اور مہرون کے ذریعہ سے جن مین حضور پرنور غنیم لائق تعظیم کا دستخط بھی موجود ہے خاکسار کی درخواست سے اتفاق ظاہر کیا اور اس لفظ "وہابی" سے جسکو اب مقدس بنایا گیا ہے تنفر و انکار کا اظہار فرمایا - وہ دستخط گورنمنٹ مین پیش ہوئے اور وہان سے بعد ملاحظہ و حکم اخیر خاکسار کو واپس ملے ہین (جو صاحب ہمارے بیان مین شک رکھتے ہون وہ ان دستخطون کو ملاحظہ فرما سکتے ہین) وہ دستخط گورنمنٹ مین پیش نہ ہوتے تو خاکسار کی درخواست پر کچھ توجہ نہ ہوتی اور یہ ملامت کی سیاہی اہلحدیث کی پیشانی سے دور نہ ہوتی اس اعتبار سے کہا جا سکتا ہے کہ جو کچھ اس مقدس لفظ کے ہٹانے مین کوشش ہوئی ہے قوم ہی سے ہوئی ہے ومعہذا مین اس قصور کو اپنے ذمہ لیتا ہون اور افسوس کرتا ہون کہ مین نے ایسی قوم کی جسمین اس خیال کے لوگ بھی موجود ہین اور اس قوم کی اخبارون مین انکے ایسے مفسدانہ خیالات شائع ہوتے ہین اندیہ قوم ان خیالات کی اشاعت کو

مدراس - علیم الاخبار کلکتہ - عالم تصویر کانپور - انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور پاوینیر الہ آباد اودہ اخبار لکھنو - سراج الاخبار جہلم - اخبار چنار وغیرہ کو جنہون نے ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ کو وہابی لکھا متنبہ کیا گیا ہے - بلکہ انکو نوٹس دیا گیا ہے کہ یا تو معافی مانگین ورنہ انپر نالشین دائر کیجائینگی اور اس قسم کے ضروری مصارف کے لیے فنڈ بھی فراہم ہو گیا ہے اہلحدیث نے ایک ایک ماہ کی تنخواہ یا آمدنی اس فنڈ مین دیدی ہے یہ وہ صائب تدبیر ہے جس سے پنجاب کے اہلحدیث پر سے موجودہ اور آئندہ کے الزام اور حوادث رک گئے اور سچی ہمدردی اور رفاہیت اسکا نام ہے اس کارروائی کے پہلوؤن کو وہی لوگ خوب سمجھ سکتے ہین جو پولیٹیکل امور کے سمجھنے کا دماغ رکھتے ہین اور اپنی حالت سے واقف ہین اب ممالک مغربی و شمالی و ممالک متوسط مین بھی ایسی ہی سوسائٹی کے قائم ہونے اور ایسی ہی کارروائیون کی ضرورت ہے

بلہٰذا صاحب تحفۂ مدراس اس پیر تہٹیکل کارروائی (جملہ معترضہ) کو توجہ سے ملاحظہ فرمائین -

مسدود کرانے پر قادر نہین ہے کیون وکالت کی۔ و بنا بر علیہ مین انکو آیندہ کے لیے یقین کے
ساتھہ امید دلاتا ہون کہ مین یہ مقدس خطاب گورنمنٹ کی طرف سے پہر انکو دلا سکتا ہون
حضرت غنیم یا بتکریم خاص اپنے لیے اسکو پسند فرماتے ہین تو اپنا نام نامی کہلا کہلا ظاہر
کرین اور اپنی درخواست سررشتہ اشاعۃ السنہ مین بہیجدین اور اگر تمام قوم کے لیے اس
مقدس خطاب کا اعادہ پسند کرتے ہین تو گروہ اہلحدیث کے اسی قدر یا اس سے نصف یا عشر
یا عشیر عشیر اعیان و اشخاص کے جو اس لفظ سے متنفر ظاہر کر چکے ہین دستخط اپنی درخواست
پر ثبت کرا کر ارسال فرماوین پہر دیکہین کس سرعت سے یہ نورانی ٹیکا ان کی پیشانیون
پر لگتا ہے اس باب مین جو کچہ ابتک ہوا ہے وہ تو ہنوز پہلا مرحلہ ہے - اور جو آیندہ
ہونا چاہیے وہ ہنوز دلی دور است کا مصداق ہے خاکسار خادم القوم انکے انصرام و
اتمام کے فکر مین ہے بلکہ اس سلسلہ مین کچہ کر بہی چکا ہے مگر آیندہ اپنی قوم کے عام رایے
اور کلی اتفاق کا انتظار کریگا اور جب تک قوم کے اعیان شحنہ ہند کے مورچہ کو اٹہا
نہ دینگے اس کارروائی کو اختتام تک نہین پہنچایگا خاکسار کو یہ خوف ہے کہ مبادا اس
کارروائی مین بہی محل اعتراض ہو اور اسکی کارروائی مجری بر باد گناہ لازم کا مصداق بنے

اس کے پہلے اور تیسرے نمبر کے جواب مین ہم عذرات ذیل پیش کرتے ہین

(۱) ملکہ معظمہ کو مذہبی تعظیم کا مستحق ہمنے کہین نہین کہا - یہ محض افترا ہے یا خفا

(۲) یہ بہی ہمنے کہین نہین کہا کہ جو کوئی موقع جوبلی پر خوشی نہ منا وے وہ آنحضرت
صلعم کا متبع نہین ہے یہ بہی محض افترا بلا امترا ہے

(۳) جوبلی کی دعوت کو بہی ہمنے عین دین قرار نہین دیا اور نہ اسمین شریک نہو دانے والے
کو خارج از دین قرار دیا ہے یہ بہی ایسا افترا ہے جس مین کچہ خفا نہین -

(۴) آیات و احادیث کی شہادت جو ہمنے پیش کی ہے اس شہادت سے ہمنے ان
تینون دعاوی میں سے (جو ہمارے ذمہ لگائے گئے ہین) ایک دعوی بہی ثابت نہین کیا

یہ بھی محض افترا ہے کہ ہمنے جوڑ توڑ کرکے آیات احادیث سے ان دعاوی کا ثبوت بہم پہونچایا ہے۔

ہمارے ہر ایک عذر پر (منجملہ اعذار اربعہ) ہماری اسی کلام میں جو غنیم والا مقام کا حملہ گاہ ہے) شہادت موجود ہے جسکو حضرت نے حسد وعناد کے سبب (جو آپ کے دل میں تمام ہمعصروں اور ہم جنسوں سے عموماً اور گروہ اہل حدیث سے خصوصاً مخفی ہے) نہیں پڑھا یا خوش فہمی سے اسکا مطلب نہیں سمجھا۔

پہلے عذر پر شہادت

ہمارے مضمون کے فقرات ذیل باواز بلند پکار رہے ہیں کہ جو کچھ ہمنے ملکہ معظمہ کے جواز تعظیم اور اس کی سلطنت کی تعریف اور اوس کے فتوحات پر مسرت کی تجویز (بیان جواز) کے باب میں کہا ہے اس میں ملکہ یا سلطنت کے مذہب کو ملحوظ و پیش نظر نہیں رکھا۔ بلکہ برخلاف اس کے صاف کہدیا ہے کہ جو شخص پاس تعظیم و توصیف و مسرت وعا وغیرہ میں مذہب عیسائی کو پیش نظر رکھے وہ مسلمان نہیں ہے۔

نمبر ۸ جلد ۹ (جس میں مضمون جوبلی مندرج ہے) کے صفحہ ۲۲۹ میں ہمنے کہا ہے **ناواقفوں** کے دماغ میں شاید یہ **خیال** پیدا ہو کہ ملکہ یا سلطنت کا عیسائی مذہب ہے لہذا اوس کی تعظیم وغیرہ امور مذکورہ مسلمانوں کو جائز نہیں ہیں۔

اس **خیال کے ابطال** میں ہم ایسے دلائل کتاب و سنت سے پیش کرتے ہیں جن میں غیر مذہب کے لوگوں سے تعظیم وغیرہ امور کے ساتھہ پیش آنا صاحب شریعت سے ثابت ہے اور ساتھہ ہی اسکے یہ کہدینا بھی ہے جب سمجھتے ہیں کہ ان امور میں ملکہ یا سلطنت کا مذہب عیسائی ہرگز پیش نظر نہیں ہے بلکہ صرف سلطنت اور اس کے برکات اور فوائد امن آزادی وغیرہ ملحوظ ہیں۔ دنیا میں ایسا مسلمان کوئی نہوگا جو اس سلطنت کے مذہب (عیسائی) کو اچھا سمجھتا ہو یا اس مذہب کے قیام و استحکام

کے لیے دعا کرتا ہو"۔

اور اس نمبر کے **صفحہ ۲۳۳** مین ہم لکھ چکے ہین۔ "**اور اس** اثناء حکومت پنجاہ سالہ مین قیصر ہند کو فتح ہوئی ہے (جیسا کہ برہما کی فتح) تو وہ بھی ویسی ہی فتح ہے جیسے روم کو فارس پہ ہوئی تھی کیونکہ وہ اہل کتاب کے بت پرستون پر فتح ہے نہ کسی مسلمان سلطنت یا ریاست پر پھر مسلمان اوس پر کیون خوشیان نہ مناوین اور اپنے قرآن اور پیغمبر کی پیروی کیون نہ کرین۔

آزادی مذہبی جو اس سلطنت مین مسلمانون کو حاصل ہے وہ بجائے خود ایک مستقل دلیل ہے از مسرت پر اس آزادی مذہبی کے نظر سے مسلمانون کو اس حکومت پہ اسیقدر مسرت لازم ہے جسقدر ان کو اپنے مذہب کی مسرت و محبت ہو۔ خصوصًا گروہ اہلحدیث کو جن کو بجز اس سلطنت کے اور کہین ایسی آزادی حاصل نہین ہے **آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطنت حبشہ مین (جو عیسائی تھی) اس آزادی مذہبی کا حال سُنا تو اپنے اصحاب کا مکہ معظمہ چھوڑ کر اس سلطنت کے زیر سایہ رہنا پسند فرمایا (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین آتا ہے) پھر اس ازادی مذہبی کی نظر سے مسلمان اس سلطنت کو (جس مین انکو آزادی حاصل ہے) پسند نہ کرین اور اوس کی فتح و حکومت پہ اس خوشی سے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانون کو فتح روم پہ ہوئی تھی) بڑھکر خوشی نہ کرین [illegible] پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو کیونکر کہلا سکتے ہین"۔

اور اسی نمبر کے **صفحہ ۴۳۵** مین ہمنے کہا ہے۔ "**اطاعت** اور عقیدت سلطنت سے ہماری اور ہر مسلمان کی یہ مراد ہے کہ اس سلطنت کی بغاوت نہ کرین نہ یہ کہ اپنے مذہبی اور عقاید اسلامی مین سلطنت کی تابع ہو رہین۔ سو اس معنے کر اطاعت و عقیدتِ سلطنت (غیر اسلامی کیون نہ ہو) کا حکم نصوص قرآن و حدیثا

مین موجود ہے"۔

اور اسی نمبر کے صفحہ ۲۴۴ مین ہم کہہ چکے ہین "اور اگر ہم ذرا غور اور تامل سے کام لین اور یہ خیال کرین کہ ہمارا اس سلطنت کے لیے دعا کرنا ان برکات امن آزادی مذہبی اور اسباب ترقی کی نظر سے ہے جن سے ہمارے دین و دنیا کو مدد پہنچتی ہے تو اس سلطنت کے لیے دعا برکت و سلامت نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔ کیونکہ یہ دعا درحقیقت اپنی ہی مذہب و حسن معاشرت کے لیے ہے جس کی ضرورت مین کسی کو شک نہین ہے"۔

اور اسی کے صفحہ ۲۴۷ مین ہمنے لکھا ہے "اور اگر بالفرض اس رسم کا رسم مذہبی ہونا ثابت ہو جائے تو بھی مسلمانون کا اسکی خوشی مین شریک ہونا اس حکم فقہا مین داخل نہین کیونکہ مسلمانون نے نہ اس رسم کو مذہبی جانا اور نہ بلحاظ مذہب اس رسم یا اس دن کی تعظیم کی۔ انہون نے صرف اس سلطنت کی برکات امن و آسائش پنجاہ سالہ پر خوشی کی ہے جسکو مذہب سے کوئی تعلق نہین ہے"۔

ان عبارات و فقرات کو حضرت غنیم با تکریم اور اسکے درپردہ معاون غور سے پڑھین اور انصاف سے کہین کہ انکو پڑھکر کون شرمندہ ہونیکا مستحق ہے ہمکو محمد یونس خانصاحب بیس و تاملی پر افسوس ہے کہ انہون نے ان فقرات اور انکے نظائر آیندہ کو ملاحظہ فرما کر ہمارے غنیم پہ بدنیتی و بدخواہی کا الزام کیون قائم نکیا اور منشی محمد حسین صاحب دہلوی پر اس سے زیادہ افسوس ہے کہ انہون نے باوجود دعوی بدنیتی غنیم کے اسکے ثبوت مین ان فقرات (ماضیہ و آتیہ) کو کیون پیش نکیا اور اس سے بھی بڑھکر ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب* پر افسوس اور سخت شکایت ہے کہ انہون نے ان فقرات سے بالکل چشم پوشی کر کے غنیم کو نیک نیت اہلحدیث تسلیم کر لیا انکو دیکھو کہ باوجود جعلساز ہونیکی

دوسرے عذر پر شہادت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع یا پیرو نہ ہونیکا جرم ہمنے اس شخص پر قائم کیا ہے جو آزادی مذہبی کی نظر سے برٹش سلطنت کو پسند نہ کرے۔ اور اس سلطنت کی ان فتوحات پر جو اسکو مشرکین پر ہرات وغیرہ پر حاصل ہوئی ہین خوشی ہے (جو آنحضرت

* ایسا ہی سید ابو محمد جمال الدین صاحب ایڈیٹر پر سخت افسوس ہے۔

صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانون کو رومی عیسائیون کے فارسیون پر فتحیاب ہونے سے حاصل ہوئی تھی اُٹھ کر خوشی نہ کرتے چنانچہ عبارت صفحہ ۳۴۳ (نمبر ۹ جلد ۹) جو اسی نمبر کے صفحہ (۱۴) مین منقول ہوئی ہے اسپر شاہد ہے اس سے بڑھکر ہمنے کچھ نہین کہا اور خاص موقع جیوبلی پر خوشی نہ منانے والے کو اتباع یا پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خارج نہین کیا۔

خاص موقعہ جیوبلی پر مسرت کو ہم نے صرف جائز بتایا ہے اور اسی جواز کے ثبوت میں ادلہ شرعیہ آیات و احادیث کو پیش کیا ہے چنانچہ شروع مضمون مین صفحہ ۲۴۹ (نمبر ۸ جلد ۹) ہم نے کہا ہے "جُوبلی کے موقع پر اہلحدیث و غیرہ اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ نے جو خوشی کی ہے اور اپنی مہربان ملکہ قیصرہ کی ترقی عمر و استحکام سلطنت کے لیے دعا کی ہے اسکو جواز پر کتاب و سنت مین شہادت پائی جاتی ہے"۔ پھر اس اجمال کی تفصیل مین صفحہ ۲۲۵ کہا ہے "پس واضح ہو کہ جو کچھ اس موقعہ پر اہلحدیث نے کیا ہے وہ امور ذیل ہین۔

(۱) ملکہ معظمہ کی تعظیم کرنا۔ اور تعظیمی الفاظ سے اوسکو یاد کرنا۔

(۲) ملکہ معظمہ کی حکومت پنجاہ سالہ پر خوشی کرنا اور اس خوشی مین مسلمانون کو کھانا کھلانا۔

(۳) برٹش سلطنت کی اطاعت و عقیدت کو ظاہر کرنا اور اس کو فرض مذہبی بتانا۔

(۴) اس سلطنت کی برکات و احسانات (امن آزادی وغیرہ) کا معترف ہونا اور اسپر ملکہ معظمہ اور سلطنت کی تعریف کرنا۔ اور شکر گذار ہونا۔

(۵) ملکہ معظمہ اور اسکی سلطنت کے لیے دعا سلامت و حفاظت و برکت کرنا و علی ہذا القیاس

ان امور سے کوئی امر بھی ایسا نہین ہے جسکے جواز پر شریعت کی شہادت پائی نہ جاتی ہو"

ایسا ہی ان عبارات مین جو صفحہ ۱۳۱ و ۱۴۱ و ۱۵۱ مین منقول ہوئی ہین اور تمام مضمون مین جا بجا جائز و جواز کا لفظ موجود ہے اور یہی جواز ادلہ شرعیت سے ثابت کیا ہے اور یہ بات غنیم بالکریم نے بھی شحنۂ ہند ۱۶ ستمبر ۱۸۹۷ء مین تسلیم کرلی ہے کہ امر جائز کے کرنے نہ کرنے سے کوئی شخص مدح و ذم کا مستحق نہین ٹھہرتا چہ جائیکہ پیروی پیغمبر سے خارج ہو اور اور اس کی تمثیل مین آپنے خاصہ لٹھہ پہننے اور شکرم و ریل کی سواری کا ذکر کیا ہے پھر ان کلمات و عبارات کے موجود ہونے کے ساتھہ غنیم بالکریم کا اس قول کو کہ "مجوز مجلس مولود پر مسرت کرنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہین" ہماری طرف منسوب کرنا طوفان کوہ نہین تو کیا ہے؟

ہمارے اس عذر پر غنیم کو طیش یا غیرت آوے تو وہ ہمارا اصل کلام جس مین یہ فقرہ یا اس کا مفہوم پایا جاتا ہے پیش کرے اور ایک سو انعام لے جس کا ذکر ہم عذر سوم کی شہادت مین کرینگے

تیسرے عذر پر شہادت

عبارت صفحہ ۳۲۵ (نمبر ۱ جلد ۹) جو عذر دوم کی شہادت مین بھی منقول ہوئی ہے صاف ناطق ہے کہ دعوت یا کھانا کھلانے کو ہمنے صرف جائز کہا ہے اور اس بات کی تسلیم غنیم بالکریم سے منقول ہوچکی ہے کہ امر جائز کے کرنے نہ کرنے پر کوئی شخص مستحق ذم و مدح نہین ہوتا چہ جائیکہ اُسکو نہ کرنے سے خارج از دین ہو با این ہمہ ہماری نسبت یہ کہنا کہ ہمنے اس دعوت کو عید دین قرار دیا ہے اور جو اس مین شریک نہ ہو اسکو خارج از دین کہا ہے طوفان سراپا بہتان نہین تو کیا ہے؟*

اے حضرت شراب حسد و عناد مین بے ہوش و بدمست جو امر دین ہو اور اس کا تارک خارج از دین اسکا فرض و واجب ہونا ضروری ہے۔ اور جس امر کو کوئی مسنون و مستحب بھی نہ کہے صرف جائز قرار دے جسکے ترک اور فعل مین ہر شخص شرعاً مخیر ہے اسکو دین اور اس کے

* ان سوالون کا جواب ڈاکٹر فیض محمد خان - اور خانصاحب محمد یونس خان صاحب اور سید ابو محمد جمال الدین طلب دین۔

تارک کو خارج از دین کون کہہ سکتا ہے* - آپ کو اپنے اس بہتان پر اب بھی اصرار ہو تو میں
آپ کو حلف شرعی کے ساتھ وعدہ دیتا ہوں کہ آپ میری کلام میں کوئی ایسا فقرہ
(جس میں سیشے خاص جیوبلی پر خوشی نہ کرنے والے کو اتباع نبوی سے خارج کیا
ہو اور دعوت جیوبلی کو عین دین اور اس میں شریک نہ ہونیوالے کو خارج از دین کہا
ہو) پیش کریں تو میں آپ کو ایک سو روپیہ انعام دونگا -
آپ کہیں تو یہ سو روپیہ میں ابھی مطبع شحنہ ہند میں بھیجدون **مگر اس میں شرط یہ ہے**
کہ آپ کسی معزز و معتبر گروہ اہل حدیث کی ضمانت دیں - اور یہ بھی اقرار کرلین کہ اگر کوئی
ایسا فقرہ ہماری کلام سے آپ نہ نکال سکے تو وہ روپیہ واپس دیں گے اور آیندہ شحنہ ہند
سے مورچہ اٹھا کر ہم کو اپنے طوفانی گولون سے امان بخشیں گے -
اس انعام و شرط کے مقابلہ میں ہم آپ سے اور کچھ نہیں چاہتے صرف اپنی جان آپسے
چھوڑانا چاہتے ہیں ہماری بالغامہ سمجھتے ہیں ع مرا از خیر تو امید نیست شر مرسان

چوتھے عذر پر انتقاد

ہمنے وہ دعوی نہیں کیے کہ آیات احادیث میں ہم کو چون و چرا کرنے کی کیا حاجت تھی
ہمنے امور حسنہ کے صرف جواز کا دعوے کیا تہا سو ایسا ثابت و مدلل کر دکھایا کہ اسوقت
تک آپ کو باوجود کثرت حسد و شدت عناد کے اس میں کلام کرنے کا موقع نہ ملا - ہمارے
ہے استدلال لفظ "عظیم الروم وغیرہ" پر جو آپ کو یہ شبہہ پیدا ہوا ہے کہ اس میں
مسلم ہے اس کے معنے حقیقی عزت و سرداری کے مراد نہیں ہیں بلکہ معنے مجازی ذلت
وخواری مراد ہے - جیسا کہ "ذق انک انت العزیز الکریم" میں عزیز سے ذلیل مراد ہے - اس
کا جواب (علاوہ اس جواب کے جو آپکے نامہ نگار کراچی نے دیا ہے اور وہ عنقریب منقول
ہوگا) یہ بھی ہے کہ باتفاق عقل و نقل ہر ایک لفظ سے وہی معنے مراد لیے جاتے ہیں
جو اس کے حقیقی معنے ہوں اور لفظ کو سنتے ہی سمجھ میں آئیں - ایسے معنے کو ترک کرکے

* اس سوال کو ڈاکٹر صاحب غور سے پڑہیں اور انصاف سے کہیں کہ کیا اس صورت میں دعوت جیوبلی سواری ریل کی مثل نہیں ہے اور خانصاحب
دہلوی نے اسکو ایسا کہا تو کیا گناہ کیا - افسوس ڈاکٹر صاحب باوصف مخلص اور سمجھہ دار ہونے کے اشاعۃ السنۃ کا مطلب نہیں سمجھے اور
منیم کے دہوکہ اور خبل کے جال میں پہنس گئے -

مجازی معنی اس وقت مراد سمجھے جاسکتے ہین جبکہ حقیقی معنے کے مراد نہ ہونے پر کوئی دلیل یا قرینہ پایا جائے ۔ جیسا کہ اس آیت مین جس سے آپ جا لپٹے ہین قرینہ عذاب جہنم موجود ہے یہ مسئلہ ایسا مشہور ہے کہ ادنی و اعلی اہل علم کو معلوم ۔ اور چھوٹے بڑے کتب اصول

> علامة الحقيقة التبادر والعراء عن القرينة وعلامة المجاز الاطلاق على المستحيل (مسلم)

و معقول مین مرقوم ہے اور جس حالت میز انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطون مین جنمین آپنے اقوام غیر کے بادشاہون کو عظیم کہا ہے ایسا کوئی قرینہ موجود نہین ہے جو لفظ عظیم کے حقیقی اور متبادر معنی سے رد کے تو اس سے حقیر اور ذلیل کے معنے مراد لینا کیونکر جائز ہے ۔؟

اس شہادت مین آپکے اس گلہ کا جواب نہ ملا جو پہلے فقیر مین آپنے چلایا ۔ اور یہ فرمایا ہے کہ اب مین التماس کرتا ہون کہ اس مذہبی شہادت کی کیا ضرورت تہی"۔ سو یہ ہے کہ اس ضرورت کو ہم شروع مضمون مین بیان کر چکے ہین آپکے آنکھ پر حسد و عناد کی پٹی بندہ رہی ہے اس لیے وہ آپ کو نظر نہین آئی ۔ اب آپ کی خاطر اسکا اعادہ ہوتا ہے ۔

رسالہ نمبر ۸ جلد ۹ کے صفحہ ۲۲۸ مین ہم لکھ چکے ہین "اس مضمون مین دلائل کتاب وسنت کا بیان دو غرض سے ہوتا ہے ایک یہ گورنمنٹ کو یہ یقین ہو کہ اس موقعہ پر مسلمانون نے جو کچہ کیا ہے سچے دل سے کیا ہے اور اپنے مقدس مذہب کی ہدایت سے کیا ہے ۔ صرف ظاہرداری اور جہوٹی خوشامد سے کام نہین لیا **دوسری** یہ کہ ناواقف مسلمانون کو (جو کتاب اللہ وسنت مین نظر نہین رکہتے ۔ صرف بعض کتب فقہ کی بے سند روایتون یا سنی سنائی باتون پر اعتقاد رکہتے ہین) مسلمانون کے اس فعل مین عدم جواز اور مخالفت شریعت کا وہم و گمان پیدا نہ ہو"

تو یہ ہماری استدلال کی وجہ ہے۔ اب آپ فرمائیے کہ آپ کو اس حاسدانہ نکتہ چینی کی کیا ضرورت
تھی اور اس سے بجز اس بغاوت انگیز و تعصب خیز نتیجہ کے کہ آپ گورنمنٹ کو یہ جتایا ہے
کہ جو اشاعۃ السنۃ میں اہلحدیث لاہور و عام مسلمانان ہندوستان کے اظہار مسرت جوبلی
کا دلی ارادت اور اپنے مذہب (اسلام) کی ہدایت سے ہونا بیان کیا ہے یہ غلط و نادرست
ہے اور حقیقت و نفس الامر میں جو کچھ اہلحدیث یا عام مسلمانوں نے اس موقع پر کیا ہے صدق
دل سے نہیں کیا۔ صرف ظاہری اور منافقانہ طور پر کیا۔ اور گورنمنٹ کو دھوکہ دیا ہے۔
کیونکہ ان کا مذہب ان کو اس امر کی اجازت نہیں دیتا پھر ایسے مسلمانوں سے کیونکر ممکن
و متصور ہے کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہو دل سے کیا ہو۔ اور کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ — کوئی
ہے تو بیان فرمائیں نہیں تو انصاف سے کہیں کہ اس صورت میں آپ کو حق میں خان صاحب
محمد یونس خان نے مضمون جوبلی اور اہلحدیث میں (جو عنقریب منقول ہوگا) یہ قول کہ
ایسے خیال کا آدمی اپنے واسطے ایک دوسری سلطنت تلاش کرے یا دلیپ سنگھ کی پاس
سینٹ پیٹرس برگ کو چلا جائے اور روس کی ہمراہ ہندوستان پر چڑھائی کرے
کہا تو کیا بہت بلا دیا جس پر آپ نے شحنہ ہند ۱۶ ستمبر ۸۷ء میں واویلا کیا ہے۔
ان عذرات پر بھی ہمارے قصور کی معافی اور گولہ باری آیندہ سے ہماری تسلی نہ ہو
تو ہم آیندہ کسی موقع ادائے شکر و اظہار مسرت و عقیدت گورنمنٹ پر اس قوم کو (جو بنا بر
اس خیال کے آدمی ہنوز موجود ہیں) ادائے شکر و اظہار مسرت کی صلاح نہ دینگے۔ بلکہ
ماتم کرنے کی وصیت کریں گے اور اس امر کا اظہار و عذر کر دینگے کہ اس قوم کے نزدیک غیر مذہب
سلطنت کی مسرت دنیاوی میں شریک ہونا اور اس کے آگے اظہار اطاعت کرنا
جائز نہیں ہے۔ بشرطیکہ اس گروہ کے مقتدر و مسلم الثبوت مقتدا علماء و فضلاء اس تحریر
سے اپنا اتفاق رای ظاہر کریں اور آپ کے خیالات سے ہمدردی کا دم بھریں۔ صرف آپ جیسے
ان پڑھوں کے خیال کو ہم پبلک (تمام قوم کی رای نہیں سمجھتے اور نہ صرف آپ کے خیالات

مفسدانہ کی پردیسی قوم کو معرض ہلاکت و ادبار مین ڈال سکتے ہین - والسلام مع الاکرام -

ان تیرون اور گولون کے جواب مین ہمسی پہلے ہمارے دوستون اور قوم کے خیر خواہون نے بہی ہاتہہ دکہائے ہین اس مقام مین ان کے سنان بیان کا چمکار او کہانا بہی خالی از لطف نہ ہوگا -

سب سے پہلے ہمارے نوجوان اور باخبر دوست محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی نے غنیم کے پہلے فقیر کے جواب مین قلم کا نیزہ اٹھایا اور یہہ فرمایا ہے جو شحنہ ہند ۲۴ جولائی سنہ ۹۷ء مین چہپکر شائع ہوا ہے -

جیوبلی اور اہل حدیث

بخدمت - ایڈیٹر صاحب اخبار شحنہ ہند سلمہٗ

جناب من - مین نے ایک عرصہ سی اخبارات کی میدان مین اپنے قلم کو جولان نہین کیا وجہ یہہ ہے کہ بہت سی خانگی جہگڑون نے ایسا گہیر اجنکو مین نے دین کے واسطے لازمی خیال کیا تہا جنکی وجہ سی بہت کم فارغ البالی اور فرصت نصیب ہوئی مگر یکم جولائی کے شحنہ ہند دیکہنے سے اس مضمون کے لکہنے کو قلم ہاتھ مین لینا پڑا - مین یہ نہین* کہتا کہ راقم مضمون یا سرخی مضمون نے اپنا مضمون بدنیتی سے تحریر کیا ہے یا انکو ملکہ معظمہ کی سلطنت سے خیر خواہی نہین ہے تاہم اون کی رائے میرے نزدیک ہرگز قابل عمل نہین -

مین رسالہ اشاعۃ السنہ سی جسمین جشن جیوبلی کی نسبت اظہار خوشی کیا گیا ہے حرف بحرف متفق ہون اگر کچہ مجہکو اختلاف طریق اظہار خوشی سے ہے تو یہہ ہے کہ بہت زائد الفاظ اور مضمون اظہار جوش خیر خواہی کے واسطے صرف کرنی چاہیئے تہی جو کی گئی - یہ ہمارے دلی جوش کا تقاضا ہے جو کتنی ہی خوشی منانے پر بہی ہم کو برانگیختہ کرتا ہے کہ کاش اور زاید اظہار مسرت ہوتا حقیقت مین مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب اہلحدیث کے فرقہ مین پہلے وہ شخص ہین جو زمانہ کی رفتار سے واقف ہوگئے ہین -

* اس فقرہ سے ہمکو افسوس کے ساتھ اختلاف ہے جسکا بیان ہوچکا ہے اور خاتمہ مضمون مین اور بہی مدلل ہوگا -

اور شیعہ اسلام کی رد سے ہمارے اور گورنمنٹ ملکہ معظمہ کے تعلقات کو سمجھ رہین اور
ظاہر کیا ہے مگر اسے ایک ایسی چیز ہے جسمین اختلاف ہوتا ہے خدای تعالی کے وحدانیت
مین اور اس کے پاک مذہب کی حقیقت مین اور بعد اس کے سنت کی پیروی مین سب مین
ہی اختلاف ہوا ہے ان مین وہ کونسا قضیہ ہے جو ہر فرد بشر کا مسلمہ ہو؟ لہذا مین اتم
صاحب کو الزام مخالفت* کا نہین دیتا لیکن اس مین شک نہین کہ یہہ موقعہ ایسے اختلافات
کے اظہار کا ہرگز نہین جبکہ تمام ملکون اور تمام مذاہب کے رعایا حضور ملکہ معظمہ کی پنجاہ
سالہ جشن مین اظہار مسرت کر رہے ہین کیا صرف فرقہ اہلحدیث کا ایسا ناسپاس اور خیرہ
ہو جاوے کہ اظہار خوشی سے سکوت اختیار کرے بہتر** ہے کہ ایسے خیال کا آدمی اپنے
واسطے ایک دوسری سلطنت تلاش کر لے یا دلیپ سنگھ کے پاس سینٹ پیٹرز برگ کو چلا جاوے
اور روس کے ہمراہ ہندوستان پر چڑھائی کرے - اجی حضرت! این خیال است و محال
است و جنون - اگر درحقیقت تمہارے نزدیک ہندوستان دار الحرب# ہے تو اس مین کیون
رہتے ہو کیا کلام اللہ مین اون لوگون کی نسبت جو دار الحرب مین رہکر کسی ایک رکن اسلام
سے باز رہتے ہین مذمت نہین آئی ہے قالوا الم تکن ارض الله واسعة فتهاجروا
فیہا - یعنی بعد مرگ فرشتہ اون لوگون سے دریافت کرین گے کہ کیا خدا کی زمین فراخ
نہ تھی کہ تم اوس مین کسی اور طرف چلے جاتے اور تمام ارکان ادا کرتے یا اگر آپ کے
دست و بازو مین قوت ہو جہاد# کیجئے مگر یاد رکھیے کہ ایسے صاحب کا ساتھ دو ایک
[illegible] ہی دینگے اور مین اور میرے ساتھی تو ڈنکہ کی چوٹ سے بادشاہ وقت کا
ساتھ دینگے گو ہم سے کچھ ہو سکے یا نہ ہو سکے مگر اپنی طاقت کے موافق باز نہ رہینگے
میرے نزدیک ایسے خیالات کہ تمام آدمی خواہ اہلحدیث ہون یا مقلد سنی ہون یا شیعہ
ہندو ہون یا مسلمان مولوی ہون یا جاہل اپنا بوریا بدھنا لیکر ہندوستان سے
روس کو یا ملک عدم کو تشریف لیجاوین# - اور ہندوستان گورنمنٹ ملکہ معظمہ اور اس کے

* اس مضمون مین بھی سخت غلطی ہے -

** بہت ٹھیک کہا ہے -

یہ اس غرض کا ملزوم ہے کہ مسرت الفتوحات پنجاہ سالہ گورنمنٹ کے جواز پر مذہب اور شریعت کی شہادت کیون لائے جسکا مفہوم یہ ہے کہ اسپر مذہب کی شہادت پائی نہین جاتی اور یہ کہنا اس کہنے کے برابر ہے کہ ہندوستان دار الحرب ہے -

ڈاکٹر صاحب محاکم اور غنیم مضمون جوبلی و اہلحدیث "منضبط" شحنہ ہند مرکوز شدہ ہے کہ راقم اوسکو غور سے پڑھین - مگر ساتھ ہی اوسکی "انتقاد" بھی ملاحظہ فرمایئے

خیر خواہون کے واسطے خالی کر جاوین چشم ما روشن دل ما شاد ورنہ ہمسے دو دو ہاتہہ کر لیوین
ملکہ معظمہ کے خیر خواہون کو تو گزند پہونچ چکا البتہ وہی اپنی جان سے ہاتہہ دہو دینگے —
(حضرت مین پٹہان ہون معاف کیجیے اگر کوئی جنگ آوری کا لفظ موہنہ سے نکلجاوے
قومی طبیعت سے مجبوری ہے اور سچ یہہ ہے کہ اپنی ملکہ کی خیر خواہی کے واسطے جسکی
سلطنت مین لکہو کہا فوائد ہم کو حاصل ہوئے ہین اپنی جان کہو دینے یا بد خواہ کی
جان لینے کو اپنا فخر سمجہتے ہین) وہ لوگ اگرچہ ہمارے بزرگ یا قرابتی ہون بیوقوف
اور نادان تہے جنہون نے ۱۸۵۷ء کے غدر کو برپا کیا تہا اصل بات یہ ہے کہ وہ ہماری
طرح اس سلطنت کے فوائد سے واقف نہ تہے مگر منجملہ اور جاہلانہ خیالات کے یہ خیالات
بہی اون کے ساتہہ قبرون مین دفن کر دیے گیے یا مرگہٹون مین جلا دیے گئے ہر جو
شخص کبہی کسی اہلحدیث اور فرقون رعایاے ہندوستان سے خیر خواہی انگلش گورنمنٹ
مین کم ہے وہ محض ناواقف ہے اور اگر کوئی ایک آدہ شخص اپنے زعم مین اہلحدیث ہے
اور فرضا خیالات گورنمنٹ ملکہ معظمہ کے خلاف رکہتا ہے تو وہ اہل حدیث کے حق مین
کانٹے بوتا ہے اور دوستی کے گمان مین دشمنی کرتا ہے مجہکو بتلادے کہ دنیا مین وہ
کون ملک ہے جس مین برٹش گورنمنٹ کے طور پر آزادانہ اس فرقہ کی تعلیم ہی کو اشاعت عام
اور جس مین تمام رسوم مذہبی کے برتاو کی کہلے طور پر اجازت ہو بہتر ہے کہ وہ شخص اگر موجودہ
زمانہ مین جہاد کو ضرور سمجہتا ہو اور ہندوستان کو دار الحرب قرار دیتا ہو تو پہلے دنیا سے
جہاد کر کے برٹش گورنمنٹ کو قصوروار قرار دی (حضرت اکیلا چنا بہاڑ کو نہین پہوڑتا)
اگر بفرض محال ہندوستان دار الحرب ہے تو دنیا مین دار الاسلام کون ملک ہے مسلمانون
کی دو تین ریاستین رہ گئی ہین جن مین وہ تو ترمین مین ہے کہ خدا کی پناہ اور وہ نفاق
ہے کہ الامان اور ایک چراغ ہے کہ اب گل ہوا اب گل ہوا — ایک جہاز کا تختہ رہگیا ہے
جواب ڈوبا اب ڈوبا — بڑا اسلام کا اگر آپ کو جوش ہے تو ان سلطنتون کو جا کر سنبہالیے

۞ خانصاحب مین بہی آپ کے ساتہہ ہون چنانچہ رسالہ اقتصاد کے صفحہ (۳۲) مین مضمون نوٹ ادا کر چکا ہون —

بقولے - "اوّل خویش بعد درویش" - بہتر ہے کہ وہ صاحب افغانستان مین سنت کی پیروی کا وعظ کہین یا مکہ معظمہ مین حدود شرعی کو جاری کرین یا بخارا مین جو ایک مسلمانی ریاست روس کے ماتحت ہے اپنے کو غیر مقلد ظاہر کرین حضرت اس صورت مین یا تو آپ کا ہاتھہ یا کان یا ناک نہ ہوگا یا آپ خود نہ ہون گے - برٹش گورنمنٹ ہی مین آپ کی ترکی چلتی ہے اور جگہہ کیا مجال جو آپ اپنی زبان تک ہلا سکین اخبار مین مضمون لکھنا چیز دیگر ہے گو دو ایک سلطنتون مین مثل فرانس و امریکا برٹش گورنمنٹ کی سی آزادی ہے مگر یہ بات صرف ان کے پایۂ تخت کی ملکون تک موقوف ہو اگر ان کا برتاؤ مفتوحہ ممالک کی ساتھہ دیکھیے جو غیر مذہب مین تو برٹش گورنمنٹ پر بہولکر بہی اعتراض نہ کیجیے شاید بعض ناواقف آدمی میرے اس بیان کو خلاف واقع سمجہین مگر جو لوگ واقفکار ہین وہ داد دین گے ہم اپنی ملکہ اور مہربان کی خوشی سے کیونکر نہ ساتھہ ہون - کون ملکہ؟ جسکو ہماری آزادی مثل اپنے عزیزون اور قریبیون کی آزادی کے عزیز ہے - کون ملکہ؟ جس نے ہماری شوخ چشمیون اور خیرہ سریون کو بالکل اپنے دل سے فراموش کرکے غدر ۵۷ء کے بعد پہر ہم کو خط آزادی دیا اور جس نے اپنی ایک نگاہ عنایت اور ایک دستخطی فرمان سے ہمارے گناہون کو معاف کیا ہماری جائدادین واپس دین جس نے ہم سے وعدہ کیا کہ ہم تمام مذاہب اور تمام اصولون کے رعایا کو ایک نگاہ سے دیکہونگی اور وہ ہم کو کرکے دکہا دیا - وہ ملکہ جس نے ہمارے نزاعات کو انصاف کے ساتہہ برپا کیا اور روزمرہ کی کشت وخون اور بدامنی اور ظلم و زیادتی کو پردۂ ہندسی نابود کر دیا - وہ ملکہ جس کے سایۂ عاطفت مین درحقیقت شیر بکری ایک گہاٹ پانی پیتے ہین - شیر کون ہے؟ قوم فاتحہ بکری کون ہے؟ ہم ہندی - واقعی منشائے قانون کے نزدیک گورے کالے کا ایک درجہ ہے اور ہماری ملکہ کے روبرو ہرگز عیسائی - مسلمان ہندو - یورپین - انڈین - انگریز مین فرق نہین ہے - اگر تم کچہہ فرق دیکہتے ہو تو یہ صرف ہمارے اعمال کی سزا ہے - کیا تم ایماندار ہو

سے کہہ سکتے ہو کہ تم برٹش حکومت کے ایسے ہی خیر خواہ ہو جیسے ایک انگریز۔ شاید تم مین سے بہت سے لوگ ایسے ہون مگر کیا وہ معدودے چند نہین ہین۔ مین یہ نہین کہتا کہ تم سب بدخواہ ہو مگر تم مین بدخواہ بھی ہین اگرچہ وہ بہ نسبت خیر خواہون کے کمزور ہون۔ یا بے بسی کی وجہ سے اپنے خیالات کا اظہار نہ کرسکتے ہون اور اکثر لوگ بلاشبہ ایسے ہین جو اگرچہ بدخواہ نہین خیر خواہ بھی نہین وہ کہتے ہین کہ برٹش گورنمنٹ اور کسی اور گورنمنٹ مین ہمارے نزدیک کچھ فرق نہین۔ ہم کو کیا غرض جو بمقابلہ دشمن برٹش کا ساتھ دین یا دشمن کا۔ ہمارے نزدیک دونون ایک سے ہین" جب تم مین سے اکثر کے یہ خیالات ہین اور بعض کے وہ تو پھر فرمایے کہ آپ پر حکومت کیونکر اطمینان کرے؟ کیونکر تم کو فوجی عہدے دے کیونکر تم کو والنٹیری کا اعزاز عطا فرماوے؟ کیونکر ذمہ داری کے کاروبار تمہارے سپرد کرے؟ اصل بات یہ ہے ؎ رموز مملکت خویش خسروان دانند ✦ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش۔ اگر غور کامل کیا جاتا ہے تو یہ مضمون ٹھیک ٹھیک ثابت ہوتا ہے در حقیقت ہمارے حکمران ان کے گرد ایسے اسباب جمع ہین جو وہ سوا اس کے جو کر رہے ہین کچھ کر نہین سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ سول سروس کے دروازے اب تک تمہارے واسطے بند رکھے گئے ہین یہی وجہ ہے کہ تم کو کمانڈر انچیف نہین کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تم فلکھر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لفٹنٹ گورنر نہین ہو سکتے۔ تم مین قابلیت نہین اور اب قابلیت پیدا ہونے لگی ہے تو کمیشن تحقیقات کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔

انگریزی گورنمنٹ تو ایک غیر قوم کی سلطنت ہے مین تم سے دریافت کرتا ہون کہ اپنی سلطنت کے ساتھ تم نے کیا خیر خواہی کی؟ کیا ہمین مین سے بعض نمکحرامون نے وقتاً فوقتاً بادشاہ وقت سے بغاوت اختیار نہین کی تھی؟ کیا ہمنے آپ اپنی سلطنت کو نہین کھویا ہے۔ یا اس مین کسی اور کا قصور ہے۔ مین تمہارا عیب ظاہر کرتا ہون مگر تم اسکو سنکر ناراض نہ ہونا ؎ کہ داروی تلخست دفع مرض۔ اصل بات یہ ہے کہ

تم مین خیر خواہی سلطنت وقت (خواہ وہ مسلمان ہو یا کوئی) اور اتفاق کی صفت باقی نہین رہ گئی۔ ہمیشہ تم نے آپ ہی ایک سلطنت کی بنا ڈالی ہے اور پھر آپ ہی اوسکی جڑ کو ہلایا ہے اور اس مین تزلزل پیدا کیا ہے جیسے ہی خلافت کی بنیاد ڈالی پھر ہمین نے اسکو سلطنت سے بیجا طور پر بدلا (مین اسوقت صرف مسلمانون کا تذکرہ کر رہا ہون مگر اہل ہنود کے حالات بھی قریب قریب ایسے ہی ہین اگر کوئی انکار کرے گا تو مین اوسکو بھی ثابت کر دکھاؤنگا) مگر ہمارے نام خلافت کا نام رہا پھر ہماری حماقت نے مروانیہ کو عباسیہ سے تبدیل کیا بعض لوگون نے گمان کیا کہ یہ تبدیلی اسلام اور مسلمانون کو مفید ہوگی مگر بہت جلد یہ گمان غلط ثابت ہوا گو تاہم ایک صورت متحدہ سلطنت اسلام کے قائم تھی پھر مختلف ممالک کی خود غرض مالکون نے (دو تین ہی پشت عباسیہ سلطنت کو قائم ہوے ہو نگی تہین) اپنے استقلال کا رفتہ رفتہ دعوی کرنا شروع کیا۔ خلیفہ امون (جو عباسیہ مین ایک شاندار بادشاہ تھا اور ہارون رشید کا بیٹا تھا) کے ہی وقت مین یہ بات شروع ہو گئی اور رفتہ رفتہ شائع ہوتی گئی۔ یہان تک کہ آخر وقت مین بالکل خلافت برائے نام مثل بہادر شاہ کی سلطنت کے رہ گئی تھی۔ اور ترکون کے بادشاہ وقتاً فوقتاً مختلف حصون پر اوسپر متصرف ہوتے رہے اور یکے بعد دیگرے خلیفون کو از خود عزل ونصب کرتے رہتے تھے۔ اگرچہ برائے نام بعد ایک بادشاہ کے مرنے کے خلیفہ کیطرف سے اوس کے بیٹے یا بھائی کو [illegible] فرمان ایالت عطا ہوتا تھا۔ پھر جب کبھی خلیفہ سے مخالفت ہوتی تھی فوراً [illegible] انہین کے خاندان مین سے دوسرا خلیفہ قائم کر لیا جاتا تھا جو پھر [illegible] فرمان حکومت بنام ترک بادشاہ کے صادر کرتا تھا (یہ ترک بھی مسلمان ہی تھے اور ان کے بہت سے قصے اور واقعات اسلام کی تواریخ مین درج ہین) یہان تک کہ اسی باہمی اختلاف اور نزاع کی وجہ سے آخر زمانہ مین بت پرست مغول اونپر غالب آگئے اور خلافت کی دیوار کو بالکل گرا دیا۔ اور مدت تک چنگیز خان کا خاندان

اسلام کے ملکون پر متصرف رہا اور یہ پہلی بار تھی کہ کسی غیر مذہب قوم نے اسلام کے ممالک
کو فتح کیا ۔ مگر خدا تعالے کے انعام کو جو مسلمانون پر تھا (اور جس کی مسلمانون نے
ہمیشہ ناشکری کی) دیکھیے کہ چنگیز خان کا پوتا اور اس کے ساتھ اوس کی بہت سی قوم
برغبت خود مسلمان ہوگئی اور اس طور پر پھر از سر نو سلطنت اور دبدبہ اسلام کا
ممالک مین قائم ہوا مگر آپس کی نا اتفاقی کو ہمیشہ ترقی رہی یہان تک کہ وہ حال ہوا
جو ہم دیکھ رہے ہین ۔ اگر صرف ہندوستان کے مسلمانون کا دیکھیے جنکا ذکر ہے تو وہ اسی
بہی بگڑ گئے ہین ۔ آٹھ سو برس مین کم وبیش پچپن بادشاہ صرف دلی کے تخت پر بیٹھے
اور سات خاندان سے زاید تبدیل ہوئے جنمین نصف سے زاید باہمی لڑائی سے مارے
گئے ۔ اگر خانہ جنگیون کا حساب کیا جاوے جو صرف مسلمانون مین ہوئین تو چھوٹے
بڑے بیشمار پاؤگے کتنے بہائی بہائیون سے لڑے کتنے بیٹے باپون کے مخالف ہوئے
سب مین پر امن عہد مغلیہ کا تہا اگر سلسلہ وار ان لڑائیون کو دیکھیے جو اون کے وقت
مین خاص مفتوحہ ممالک مین پیش آئین تو تعجب ہوتا ہے ۔ ہمایون کے بہائیون اور
اوس سے خون ریز لڑائیان ہوئین ۔ **بیرم خان** اکبر کے باپ کی معتمد سپہ سالار نے
آخر عمر مین اکبر سے بغاوت اختیار کی ۔ **جہانگیر** اکبر کا بیٹا اپنے باپ سے لڑا اور باغی
ہوکر الہ آباد اودہ بہار پر قبضہ کیا ۔ جہانگیر کے بادشاہ ہونے پر سب مین پہلے ان کے
بڑے بیٹے **خسرو** نے بغاوت اختیار کی جسکو جہانگیر نے **گرفتار** کرکے دائم الحبس
کردیا ۔ پھر آخر عہد جہانگیری مین اوس کے چھوٹے بیٹے شاہزادہ **پرویز** نے (جو بالآخر
شاہجہان ہوا) بغاوت کی ۔ اور **باپ** کے تمام ارادون کو پست کردیا مختلف مواقع
مین اوس کے لشکر کو شکست دی یہانتک کہ جہانگیر بادشاہ نے دنیا سے کوچ کیا اور شاہ
جہان تخت پر قابض ہوا اور اپنے **بہائیون** کے ساتھ جس **بیرحمی** سے پیش آیا
وہ مشہور ہے اوسکی اخیر عمر مین **اورنگ زیب** نے اپنے بہائیون سے لڑائی

شروع کرکے اونہیں فتح یابی اپنے بڑے بہائی کو قتل کیا ۔ باپ اور دوسرے بہائیون اور بہتیجون کو قید کیا جو اوسی مین تمام ہوئے اوس کے بیٹون نے بعد عالمگیر کے دنیا سے کوچ کرنے کے موروثی طریقہ خانہ جنگی کا اختیار کیا اور ان کے بعد انکی اولاد لڑتی رہی محمد شاہ کے وقت مین نادر شاہ ایک مسلمان بادشاہ نے دوسری مسلمان سلطنت کو تاراج کیا پہر احمد شاہ ابدالی نے حملہ کیے ۔ چند لوگون کو بادشاہان دہلی نے صوبون پہ عامل کیا تہا اُنہون نے یکے بعد دیگرے خودسری اختیار کی اور تمام سوابق احسانات کو فراموش کردیا ۔ بادشاہون نے لہو و لعب مین نوکرون پہ اطمینان کیا نوکرون نے نمک حرامی کا شیوہ اختیار کیا ۔ غرض اسیطور پہ یہ بہی سلطنت کہو بیٹہے ۔

اب انگریزون کی تاریخ پر غور کرو مدت دراز سے ایک خاندان مین شاہی چلی آتی ہے کبہی تم ثابت نہ کرسکوگے کہ ان کے کسی ملازم نے دوسرے بادشاہ سے رشوت لیکر اپنے ملک کو نقصان پہونچایا ہو ۔ کبہی ملکہ معظمہ کو پرنس آف ویلز کی طرف سے کسی قسم کا دغدغہ نہین نہ پرنس آف ویلز کو اپنے بہائیون سے بعد ملکہ معظمہ کسی قسم کا خوف ہے نہ گورنمنٹ ملکہ معظمہ کو لارڈ دفرن گورنر جنرل ہند سے یہ اندیشہ ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے استقلال بادشاہت کا خیال بہی دل مین لاسکینگے بہت کم بادشاہ انگلستان مین ایسے ہوئے ہین جو معزول ہوئے ہون یا اپنی قوم کے ہاتہون مارے گئے ہون جب مین نے تمہاری قومی طبیعت اور انگلستانیون کی قومی طبیعت کو نہایت مشرح طور پر بیان کیا پہر کہو کیون کر تیر اطمینان کیا جاوے ۔ مگر ان اپنے عادات بدل لو اپنے خیالات بدل لو پہر دیکہو تم کو کیا کچہ نہین ملتا ۔ اگر آج کے دن یورپ مین ہاتھون مین انتظام نہ ہوتا تو ہرگز یہ صورت ہندوستان کی نہ ہوتی ۔ مین یہ نہین کہتا کہ انگریزی حکومت مین کوئی نقع* نہین ہے ۔ نہین بہت نقائص اس سلطنت مین اصلاح طلب ہین مگر بقابلہ اور

٭ شاید صحیح لفظ نقص ہے جو کاتب نے بدل دیا ہے ایسی بہت اغلاط کاتب اس مضمون میں موجود ہیں ۔

سلطنتون کے بہت کم باوجود اسکے ہمارے واسطے دروازی ہر قسم کی فریاد کرنے کو کہلے ہوئے ہین۔ ہماری اخبارات آزاد ہین ہمکو عرائض بہیجنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ نہایت باضابطہ طور پر ہماری ہر ایک التجا کا جواب ملائم الفاظ مین دیا جاتا ہے (خواہ وہ ہماری منشا کے خلاف ہی ہو) ہمارا کام ہے کہ استقلال کے ساتھ اپنے اغراض کی پیروی کرین اور سچے دل سے اپنی ملکہ اور اسکی سلطنت کی خیرخواہ ہون ہمکو سب کچھ [illegible] ملے یا کل پار پسون اور اگر فرضا ایک دو ہماری خواہشات بالکل بجا ہین مگر گورنمنٹ مین منظور نہین ہوتین اس مین ہماری محسن مہربان ملکہ کا قصور نہین ہے بلکہ وہ تو اسوجہ سے معرض التوا مین ہین کہ خود ہماری قوم مین ان کے بابت اتفاق نہین ہے یا دو ایک منتظمون کا قصور ہوتا ہے جس کی ملکہ معظمہ ذمہ وار نہین ہو سکتین کیونکہ وہ تمام منتظمون اور اپنے ملازمون کو ایک خیال کا نہین کر سکتین۔ تاہم عمومًا اصول سلطنت دیکھنا چاہیے کہ کسطرف راجع ہے۔ کون ملکہ؟ جس کے دبدبہ اور سطوت سی کیا مجال جو کوئی حاسد خواہ وہ پردہ دنیا کا بڑے سی بڑا بادشاہ ہی کیون نہ ہو ممالکات ہند کیطرف آنکھ اٹھا کر دیکھ جائے۔ جس طرح ہماری اندرونی دشمنون سے ہم کو محفوظ رکھا ہے اسی طور پر بیرونی دشمن کے واسطے بھی اپنے رعب کی سد سکندری قائم کر دی ہے۔ بحری راہ سے تو ایک مدت مدید تک کسی دشمن کے حملہ کا خوف ہی نہین ہے کیونکہ ہماری گورنمنٹ کی بحری قوت بہت مضبوط ہے خشکی کیطرف البتہ خرس روس کبھی ہاتھ پانو ہلا کر آگے کو بڑہنا چاہتا ہے۔ مگر جسوقت شیر انگلستان دہاڑتا ہے تو کان کہجلاتے ہی بنتی ہے۔ گو اپنے مکر سے وہ کسیوقت غافل نہین۔ پہر بھی ایک لفظ اپنے قصد کی اظہار مین منہ سے نہین نکال سکتا۔ اور جس امر کی نسبت ہماری گورنمنٹ آمادگی ظاہر کرتی ہے اوسکو منظور ہی کرتے بنتی ہے گو دفع الوقتی ہی ہو۔ اور خواہ کچھ ہو ہماری گورنمنٹ دشمنون کے گمان کے موافق ہرگز لقمہ چرب نہین ہے یہ وہ گورنمنٹ ہے جو دنیا کی بڑی بڑی جرار سلطنتون پر اپنی تدبیر و

سے غالب آئی ہے۔ گو موجودہ پالسی ہماری گورنمنٹ کی صلح کل ہو اور حتی المقدور کسی جتھے
سے گروہ سے بگاڑنا پسند نہیں کرتی ہے مگر پھر بھی تلوار ہاتھ میں لیتی ہے تو بہت کم بدون
کامیابی اُسکو نیام میں کرتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تمام جنگیں برٹش گورنمنٹ کی حقیر ہوتی
ہیں۔ نہیں بلکہ ممکن ہے کہ منتظموں کے حماقت یا لالچ سے یا اور وجہ کبھی اوسکو جنگ کرنا
پڑتا ہو مگر تاہم میں دو ہزار موقع تم کو ایسے دکھا سکتا ہوں کہ اگر گورنمنٹ انہیں ظلم کو دخل
دے تو بدون ایک پیسہ اور ایک جان کے نقصان کے بہت بڑے فوائد حاصل کر سکتی ہے
مگر خود لاکھ عمدہ صفتوں میں ایک عیب بھی پا کر بہت جلد اوسکو افشا کرنے پر آمادہ ہو
جاوے گا* اگرچہ منصف ایسا نہیں کر سکتا۔

بیشک برٹش حکومت میں بہت سی خوبیاں ہیں اور بہت معائب ہیں مگر خوبیاں اوسکی بلحاظ
معائب پر غالب ہیں ع جسو دراحتِ گنج کو زخود برنج [illegible] درست + در حقیقت کثرت محاسن
اور قلت معائب میں پردہ دنیا کی کوئی سلطنت برٹش گورنمنٹ سے بڑھکر نہیں ہے البتہ جبر
میں کوئی نقص نہ ہو وہ صرف ایک بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہوں کا شہنشاہ
خداوند حق جل و علا ہے سوائے اسکے ممکنات میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جس میں کچھ
نقص نہ ہو پس اگر گورنمنٹ انگریزی بھی اس سے بری نہ ہو کیا تعجب ہے۔

وہ ملکہ کیسی ہے؟ وہ ملکہ ایسی ملکہ ہے جسکی سلطنت دہریہ۔ بت پرست۔ موحد۔ عیسائی
ہندو۔ مسلمان۔ پارسی۔ یہودی۔ بودھ۔ انگریز ہندوستانی۔ اسٹریلین۔ امریکن
افریقن۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش شودر۔ شیخ۔ سید۔ مغل۔ پٹھان۔ اور دوسری
قومیں جو ان سے کم درجہ سمجھی جاتی ہیں۔ نیچری کیچری۔ آریہ سماج۔ اور برہمو سماج۔
سنی اور شیعہ۔ نئے خیالات والے پرانے خیالات والے مقلد اور غیر مقلد۔ لبرل
کنسرویٹیو۔ پارنل کا فرقہ اور ہارٹنگٹن اور چیمبرلین کا گروہ۔ غرض تمام دنیا کے موافق
اور مخالف گروہ اور فرقے یکساں اس سے اظہار اطاعت کرتے ہیں اس کے ہاتھ سے

* ایسا ہی تحفۂ ہند میں ہے۔ مگر عبارت میں کچھ تفاوت ہے جس سے خلیۃ مع تبدیلہ واقع ہے۔

کوئی نالان نہین اور نہ کسیکو تل بہ کہنے کی مجال تاکہ اس ذات ستودہ صفات پر حرف تک خلاف کہہ سکے۔ گو اس کے اختیارات وسیع ہین۔ دم مین کسی قانون کو منسوخ کر سکتی ہے ملک کے انتظام کو دگرگون کر سکتی ہے۔ کیسا ہی مجرم ہو اوسکو رہا کر سکتی ہے پارلیمینٹ کو موقوف کر سکتی ہے اوسکی خواہشون اور قوانین کے مسودون کو نامنظور کر سکتی ہے۔ وزارت کو تبدیل کر سکتی ہے مگر باوجود ان سب اختیارات کے کبھی نہ سنا ہوگا کہ کسی اپنی کارروائی سے ملکہ نے کسیکا دل دکہایا ہو۔ البتہ یہ سو بار سنا ہوگا کہ اعلیٰ ادنیٰ اپنی رعایا کے دردو غمین ہمدردی کرتی ہے اور اپنے ایک ایک خدمتگار کی عیادت کو بذات خود تشریف لیجاتی ہے۔ اپنے اور پرائے چلانے والے کے خطا معاف کرتی ہے کوئی آفت زلزلہ کا خواہ آتش زدگی کا کسی ملک مین پیش آوے جس مین کسی جان کا ضرر ہوا ہو خواہ وہ اسکے حدود ملک مین ہو یا خارج فوراً ہمدردی کی تار برقی بھیجتی ہے اور ایسا رنج کرتی ہے جیسے مان دلسوز اپنی اولاد کے ساتھ۔ جب ایسی شفیق ملکہ پروردگار نے ہماری خوش قسمتی سے ہماری سلطنت کیواسطے بنائی ہے تو بتایئے کہ عقلاً و عرفاً و شرعاً کیون کر ہم اوسکی خوشی کو اپنی خوشی سمجہین اوس کے رنج کو اپنا رنج نہ تصور کرین اگر ہم ایسا نہ کرین تو ہم پر نفرین ہے۔ **تعجب** ہے اے مسلمانون! کہ جب تم اپنے کو ایک بہت سچا اسلامی مذہب کا پیرو فرقہ ظاہر کرتے ہو پھر ایسے ناشکر گذار بعض وقت بننا چاہتے ہو کیا تمہارے علم و یقین کے موافق یہ خدا کا کلام نہین ہے هل جزاء الاحسان الا الاحسان فبای الاء ربکما تکذبان (کیا ہے بدلا احسان کا بجز احسان۔ پس تم کونسی ایک نعمت اسم تعالیٰ کی جھٹلاتے ہو؟) اوس شخص نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے جسکو تم خدا کا پیغمبر کہتے ہو من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ (جس نے لوگون کا شکر نہ کیا اوس نے خدا کا شکر نہ کیا) اور اس کے سوا خدا تعالیٰ کے بہت سے فرمان ہین جن سے افسوس ہے کہ تم غافل ہو اور اسیوجہ سے تم روز بروز تنزل کی حالت مین ہو۔

علی الخصوص افسوس ہے تمہاری حالت پر اے وہ فرقہ جو اپنے کو اہلحدیث

تہذیب

ظاہر کرتے ہو کہ جس گورنمنٹ نے تم کو آزادی بخشی جو روز بروز تم کو اپنے عقیدہ کے اظہار کی ڈگریان دیتی ہے۔ تم کو اجازت دیتی ہے کہ تم کہلم کہلا اپنے طریقہ کو حق کہو۔ اور اپنے حکمران کے مذہب کی تردید کرو۔ تم جہان چاہو مین آواز سے کہو جب چاہو رفعیدین کرو۔ اپنے کو اہلحدیث کہو۔ غیر مقلد کہو۔ شارع عام پر وعظ کہو اپنی تائید مین رسائل واخبارات شائع کرو۔ گورنمنٹ کی حکمت عملی پر اعتراضات کرو تمہاری نام کو وہابی لکھنے سے اپنے کاغذات مین ممانعت کرتی ہے۔ تمہارے قصوروں کو معاف کرتی ہے ان سب احسانات پر اگر تم اوسکی حقیقی خیرخواہی کے اظہار مین قاصر ہو تو تم کو کیا کہا جاوے۔

صاحب مضمون مابہ البحث نے تحریر فرمایا ہے کہ جبوبلی مین جو لاہور کے اہلحدیثا نے شرکت کی اور کہانے کہلائے اور اڈریس تیار کر کے حضور ملکہ معظمہ مین ارسال کیا یہہ بھی بدعت ہی اس سے نہایت ہنسی آتی ہے اور عام مسلمان خصوصًا اون مین مولویو کی سمجھ کا اندازہ ہوتا ہے۔ بہلا کجا بدعت کجا جشن جوبلی؟ "این از آسمان وآن از ریسمان" بدعت مین قیدفی امرنا ہذا* کی بہی تو ہے نہ کہ مین بہی بدعت اور آپ بہی بدعت ہندوستان کی سکونت بہی بدعت۔ ململ اور خاصہ کا پہننا۔ بگہی اور شکرم اور ایسی ہی سواری مین بیٹھنا۔ علی الخصوص ریل مین یا دخانی جہاز مین سب بدعت ہو جاوین۔ پہر حضرت اخبار مین مضمون لکہنا کب بدعت سی خارج ہو سکتا ہے ایسے امر مین ذرا تعمق سے نظر چاہیئے تا کہ فرق معلوم ہو ع ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ یہ کون کہتا ہے کہ آپ ملکہ معظمہ کو خلیفہ اسلام کہیے یا مذہبی معظم سمجھیے مگر آپ فرمایئے کہ آج کل آپ کسکو خلیفہ اسلام کا خطاب دے سکتے ہین؟ جو بیچاری ملکہ انگلستان ہی اس سے مستثنا ہیو یا آپ ثابت کیجیے کہ بعد عمر ابن عبد العزیز کے ازروے آپکے اعتقاد کے خلافت کی شرائط کا کون جامع ہوا ہے اور کیا یہ ضرور ہے کہ اگر کسی محسن کا شکریہ ادا کیا جاوے تو وہ خلیفہ

* غنیم نے قیسری لیٹر مین دعوت جوبلی کا عین دین ہونا از خود بنا کر اسکو داخل بدعت کیا اور زبردستی الصوفا کا مصداق بنا دیا ہے ہمنے دعوت جوبلی کو صرف جائز کہا ہے لہذا وہ امرنا مین داخل نہین اور نہ بدعت ہے۔ ان باتون کو ڈاکٹر صاحب نے بہی نہین سمجہا۔

اسلام ہی ہو؟ کیا ہل جزاء الاحسان الا الاحسان عمومیت پر دلالت نہیں کرتا یا معظم ازروے لغت اسی کو کہیں گے جس کی ازروے مذہب تعظیم کی جاوے؟ معظم وہ ہے جسکی تعظیم کی گئی ہو خواہ مین ہوں خواہ آپ یا کوئی ہندو یا ملحد پس کیا ہمارا خدا سچ کہنے مین ہمسے مواخذہ کرے گا۔ کیا ملکہ وکٹوریہ ازروے لغت معظم نہیں ہیں۔

آخر میں میں حضرت ظہیر الاسلام محبوب **احمد صاحب** رامپوری سے معافی چاہتا ہوں اسوجہ سے کہ یہ مضمون اون کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ مگر واضح رہے کہ آپ اور تم کے خطاب میں میرے مخاطب حضرت موصوف نہیں بلکہ تمام فرقہ کے لوگ ہیں اس وجہ سے وہ یہ نہ خیال فرماویں کہ اس مضمون پر صرف میرے خیالات ہی پر حملہ کیا گیا ہے۔

آخر میں خدا یتعالی سے دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو ایسی آنکھیں دے جو زمانہ کی رفتار کو دیکھیں اور ہمکو ایسی توفیق دے کہ اپنے قدیمی تعصبات سے باز آویں۔ اور اپنے محسن کا شکریہ دل وجان سے ادا کریں۔ آمین۔

مکرر اینکہ مینے اس خط مین واقعات کا صرف مجمل اشارہ کیا ہے اگر مفصل لکھنا چاہوں تو خاص ان ہی مطالب پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں نے اپنی حالت سلطنت مین جو غلطیاں کی ہیں وہ کوئی مخفی امر نہیں ہے دور کیوں جائیے آج کل سب مین پہلے ترکی سلطنت کو دیکھیے بیچارے سلطان **عبد الحمید خان** کا کام ہے جو اسکو چلا رہے ہیں ورنہ قطع نظر خارجی دقتوں کی اندرونی سازشوں اور مشکلات کی بھی کچھ حد نہیں کمبخت علمائے اور وزرا کا یہ حال ہے کہ ہر وقت اپنی نفس کے ہی فائدہ کی طالب ہیں سلطنت جائے یا رہے جہان سلطان وقت سے اپنے حسب منشاء فائدہ نہ پہنچا فوراً معزول کرنے کی سازش ہوتی ہے جب سے عبد الحمید خان تخت پر متمکن ہوئے ہیں پانچ چھ بار نہایت مستحکم سازشوں کا افشا ہوا ہے اور وزرا ماخوذ ہو چکے ہیں۔ کیا عبد الحمید خان سے زیادہ کوئی سلطان ملے گا؟ ہرگز نہیں۔ مگر یہ بدمعاش امراء مطلق اسلام یا سلطنت

کا فائدہ بمقابلہ ذاتی نفع نہین چاہتے - یہی حال کابل کا ہے امیر اور غلزئی لڑ رہے
ہین خواہ کسیکا قصور ہو مگر کیا طرفین مسلمان نہین ہین؟ ایران مین بہی کافی انتظام
نہین - مصر مین کل کا ذکر ہے کہ ایک طرف عربی پاشا تہے دوسری طرف خدیو - علی ہذا
جنگ فرانس وطونس مین ایک طرف مسلمان والی طونس تہا ایک طرف رعایا - مراکو
مین شاہ کو سوای بیبیان جمع کرنے کے کچہ کام نہین - عربون مین ایک بہی سلطان کا
بہی خواہ نہین رہین خود عرب مین تین سال رہا ہون اور میری پیدایش بہی خاص
طائف کی ہے جو حجاز کا مشہور شہر ہے) ہندوستان مین حیدرآباد - بہوپال - رامپور
کا حال آپ پر مخفی نہین - سوڈان سے باہمی جنگ کی خبرین آئی ہین - مہدی کے
مرتے ہی ترکی تمام - میرے نزدیک ایک مدت تک مسلمانی حکومت مین کامیابی ہونا نہایت
دشوار ہے - یہ ضروری امر اور رہ گیا تہا جو لکہا گیا -
راقم آپکا سچا خیرخواہ محمد یونس خان افغان شروانی از دتاولی ضلع علیگڈہ مورخہ ۸ شوال ۱۳۰۴
ان کے بعد ایک نامہ نگار شحنۂ ہند نے اسکے پہلے نمبر کے جواب مین مضمون
ذیل لکہا ہے جو اسی پرچہ شحنۂ ہند مطبوعہ ۲۴ جولای مین درج ہے - شحنۂ ہند فرماتی ہین
ایک فاضل نامہ نگار لکہتا ہے کہ مضمون نزرگ رامپوری نہایت جوش دلی و خلوص
باطنی سے نکلا ہے مگر بفہم ناقص پہلے مخاطب سے ہی بذریعہ مراسلت تصفیہ کر لیا ہوتا
اس مسئلہ کی صورت یون ہے کہ اہل اسلام کو غیر اہل اسلام کی تعظیم و شکرگذاری جائز ہے
یا نہین یہ کہ فلان شخص خلیفہ اسلام ہے یا نہین یہ تو بالکل غلط بحث ہے اسباب مین لفظ
عظیم الروم کو بحکم ... استہزا ٹہہرتا ہے یا نہین جب سے یہ مطلب نکلتا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) اپنے خلق عظیم کے برخلاف محل ہدایت و دعوت
حسنہ مین استہزا سے کام لیا کرتے تہے اور سر سے اختلاف کا اٹہانا بہی لایزالون مختلفون
ولذلک خلقہم کے سراسر خلاف ہے امید کہ راقم ابوالمکارم قبل از احقاق مذکور واپس لینگے

بنے نامہ نگار کا یہ کہنا بطور تحکم و ارادہ تقیض نہین تو اپنے بہی ہی افسوس ہے جو پہلا صاحب نمبر ہوا ہے -

اور داد دین لکھے - راقم موصوف نے جن باتون پر بیجا حملے خود ان کا ارتکاب کیا ہے یعنی الفاظ
تعظیم جابجا مرقوم ہین ویسے ہی ضمیمہ نصرۃ السنۃ نمبر ۱ - سال رواں مین خاطر خواہ فیصلہ
پرچہ کی تعریف و تکریم شکر و دعا موجود ہے - چنانچہ مطالب اشاعۃ السنۃ کو عین موافق
ہے" - راقم ایک لودانوی محب مجیب اہلحدیث
ان کے بعد ایک مستفسر اہلحدیث ضلع دربھنگہ نے ضمیمہ کے دوسرے نمبر کے جواب
مین مضمون ذیل لکھا ہے جو اسی پرچہ شحنۂ ہند مین منقول ہے -
جناب مولانا مکرم دام عنایتہ - السلام علیکم - شحنۂ ہند مورخہ ۸ جون مین جن صاحب
نے نسبت اشاعۃ السنۃ لکھے اعتراض کیے ہین کہ وہابی کہنے سے کچھ نقصان کسی کو نہیں
پس یہ فعل مہتمم اشاعۃ السنۃ نے فضول کیا ہے - ان صاحب کی بباعث عدم واقفیت
ہے ان کو اصلیت اسکی معلوم نہین - ڈاکٹر ہنٹر نے ایک کتاب انگریزی مین بطور دستور
العمل کے لکھی ہے کہ جمیع حکام کو یہ کتاب دیکھنا چاہیے اور اس پر عمل ہونا چاہیے اور جن
اشخاص کی یہ صفت معلوم ہو اونکو باغی سرکار سمجھنا اور ان کا قلع و قمع کرنا چاہیے
اور نشانی اونکی یہ ہے کہ وہ لوگ تقلید کسی امام کی نہین کرتے ہین اور اپنے کو عامل
بالحدیث کہتے ہین اور کرتہ و پائجامہ ٹخنہ سے اوپر پہنتے ہین اور داڑھی انکی لمبی ہوتی
ہے - مونچھ مونڈی ہوتی ہے اس قسم کے لوگ وہابی ہین اور سرکار سے جہاد کرنا فرض
سمجھتے ہین اور جب کتاب ہنٹر صاحب کی کل حکام کے پاس پہونچی تب کل حکام اس قسم
کے لوگون کی تلاش مین ہوئے یہانتک نوبت پہونچی کہ جب میاں صاحب* دہلی سے
کہین تشریف لیجاتے تمام اضلاع مین چٹھی خانگی کل حکام کے نام سے جاری ہوئی
کہ مولوی نذیر حسین کہان کہان جاتے ہین اور کیا کام کرتے ہین حتے کہ جب ہمارے
یہان آئے یہان کے حکام کے نام چٹھی اس امر کی آئی اور تحقیقات یہان کے حکام
نے کی علے ہذا حافظ ابراہیم صاحب ردی وغیرہ پر نگرانی ہوتی رہی بلکہ اکثر ہمکو

* اس متبرک لقب سے گروہ اہلحدیث مین شیخنا و شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی یاد کیے جاتے ہین -

خود اتفاق ہوا کہ جب کسی حکام کی ملاقات کو گئے اور انہون نے شکل ولباس ہمارا دیکھا تب یہی کہا کہ آپ وہابی ہین چنانچہ حکام نے مولوی محمد حسین صاحب سے پوچھا کہ تمہارے مذہب مین سرکار سے جہاد درست ہے یا نہین تب اونہون نے ایک کتاب لکھی اور بہت علماء سے دستخط کراکے بھیجی کہ ہم لوگ اہلحدیث کے مذہب مین بادشاہ سے جسکے امن مین رہتے ہین جہاد حرام ہے اور تمام اخبار والے اسی کتاب ہنٹر کی کل بنیاد پر اہلحدیث کو وہابی لکھتے ہین چنانچہ بہت سے لوگون نے اپنے کو اہل حدیث ظاہر کرنا چھوڑ دیا بلکہ بخوف سرکار جب ان سے استفسار ہوتا تب یہ بیان کرتے کہ ہم مقلد ہین پس ایسی حالت مین جو جان فشانی مہتمم اشاعۃ السنۃ نے کرکے سرکار کے ذہن مین یہ امر ثابت کردیا کہ اہلحدیث باغی سرکار نہین ہین اور نہ اون کے مذہب مین سرکار سے جہاد درست ہے تب لفظ وہابی کے یک قلم موقوف کرنے کا کاغذات سرکار سے حکم کردیا گیا پس ایسے امر اہم کو بے فائدہ سمجھنا کیسی بے انصافی ہے آپ نامہ نگار صاحب کو لکھین کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب ملاحظہ کرین تب انکو معلوم ہوجائیگا کہ لفظ وہابی سے یہ مراد جمیع حکام کی تھی یا نہین کہ یہ باغی سرکار ہین اور انکے مذہب مین جہاد سرکار سے درست ہے۔

ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے جو اہلحدیث کو وہابی لکھا ہے اور مقلدین جو اہلحدیث کو وہابی کہتے تھے اونکی اصل غرض یہ تھی کہ سرکار کو یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ عبدالوہاب اپنے کو اہل حدیث کہتا تھا اور اس نے باوجود رعایا ہونے کے بادشاہ سے جہاد کیا پس یہ لوگ بھی وہی عبدالوہاب کے ہم عقیدہ ہین چنانچہ سید احمد نے اولاً ہنٹر صاحب کی کتاب کا جواب لکھا اور اس مین اس امر کو ثابت کیا کہ ہندوستان کے اہل حدیث باغی سرکار نہین ہین اور نہ ہم عقیدہ عبدالوہاب ہین علے ہذا مہتمم اشاعۃ السنۃ بھی اکثر اپنے پرچہ مین عرصہ چار پانچ سال سے اس امر کو لکھتے آئے کہ اہلحدیث ہم عقیدہ عبدالوہاب نہین ہین

بلکہ خلاف اسکے ہیں پس چونکہ سرکار اور مقلدین کسی شخص کو ہم عقیدہ عبدالوہاب سمجھکر وہابی کہتے تہے اور باغی سرکار سمجھتے تہے پس اس لفظ کو اہل حدیث کی ذات سے چھڑانا ضرور تہا۔ کوئی شخص جسپر مصیبت نہین پڑی اپنے گھر مین بیٹھے بیٹھے کسی امر کو بے فائدہ سمجھے وہ قابل اعتبار نہین بلکہ دل شکنی و نفاق ڈالنا باخود ہے۔ بلکہ میاں صاحب سے اگر مقتضائے رائے ہو تو اس خط کو بہیجکر استصواب رائے کیجیگا۔ مراقم ازدربنگہ *

ان کے بعد ہمارے محب صمیم و رفیق سلیم منشی محمد حسین صاحب تاجر دہلوی نے خلیم کے پہلے اور دوسرے فقیرون کے جواب مین مضمون ذیل لکھا ہے جو شحنہ ہند (۱۶) اگست ۱۸۸۸ء مین شائع ہوا ہے۔

صاحب ایڈیٹر شحنہ ہند۔ ۸ جولائی ۱۸۸۸ء کے اخبار مین کسی پردہ دار نے سورت سے اپنے مراسلہ مین جو کچہ بعنوان لفظ وہابی کا استعمال کسی طرح مزیل حیثیت نہین طبع کرایا، مین نے ناہ مین دیکہا۔ مجہکو حیرت ہے کہ ایسے مضامین شحنہ ہند جیسے اخبار مین جو اہل حدیث کا خیرخواہ دلی ہے کیون طبع ہوئے۔ یہ مضامین بحق اہلحدیث سخت ضررناک ہین۔ شحنہ ہند سا اخبار تمیز نہ کرسکا کہ یہ مضمون اہلحدیث کے حق مین کانٹے بوتے ہین کیونکر ایسے معترضین کو اہل حدیث خیال کیا جا سکے۔ حضرت ظہیر الاسلام صاحب کا جواب تو جو کچہ اسلام کے سچے خیرخواہ مولانا محمد یونس خان صاحب رئیس اعظم دنارلی نے براہ توحی ہمدردی بوضاحت تمام دیا ہے اسکے اس خاکسار کو حرفاً حرفاً لفظاً لفظاً اتفاق ہے عام اہلحدیث کا یہی خیال ہے اس سے زیادہ کیا جواب ہوگا امید ہے کہ اس جواب سے ظہیر الاسلام صاحب کی تشفی ہوگئی ہوگی دوسرے گمنام بزرگوار سورتی کا بجز اسکے کیا جواب ہے کہ تمام اہلحدیث وہابی کہلانے کو مزیل حیثیت جانتے ہین۔ ریمارک اخبار شحنہ ہند مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۸ء بہی ملاحظہ فرمائین۔ باقی جو کچہ گمنام صاحب نے لکھا خلاف واقعہ ہے اصلیت سے آگاہی نہین ہے اگر یہ بزرگوار اشاعۃ السنہ کو ابتدا سے ملاحظہ فرماتے

* راقم مضمون کا نام اخبار مین صاف نہین چہپا منشی محمد حسین صاحب دہلوی کے مضمون آیندہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حاجی احمد اللہ صاحب رئیس رحیم آباد ضلع درہبنگا ہین۔

تو تجال اہلحدیث ہونے کی ہرگز ہرگز انکو قلم سے خوار و صفت القاب خلاف تہذیب بحق ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ سر زد ہوتے مجھکو قوی امید ہے کہ اگر وہ اب بہی اشاعۃ السنۃ کو ملاحظہ فرمالین آیندہ اعتراضات سے باز رہین اور اشاعۃ السنۃ کی کارروائی کو بازیچہ اطفال خیال نہ فرمادین بلکہ قومی خیر خواہی مین جو اشاعۃ السنۃ کامیاب ہوا ہے دل سے حسد و بغض نکالکر اسکی داد تحسین فرمادین - اے حضرت گمنام صاحب رسالہ اشاعۃ السنۃ نے گورنمنٹ مین اہلحدیث کی وقعت کو جمادیا اور انکی وفاداری کا پورا ثبوت دیکر داغ بغاوت جو دراصل ان کے دشمنون کا اختراع تہا مٹادیا اور لفظ وہابی کے استعمال کو حکما موقوف کرادیا جسپر صرف ہزارہا اہلحدیث بلکہ اشخاص و اعیان دیگر فرقہ ہاے اہل اسلام بلکہ ارکان مذاہب غیر اسلام نے اسکی ثناء و تحسین کی نمبر ۷ و ۸ و ۱۱ جلد ۹ کو ملاحظہ فرمانا چاہیے مگر افسوس صد افسوس سب اہل تحسین کے مقابلہ مین ایک شخص نے (جو درحقیقت گروہ اہلحدیث سے نہین معلوم ہوتا) اخبار شحنہ ہند مین یہ اعتراض شائع فرمایا ہے کہ اب تک گورنمنٹ پر یہ امر مشتبہ تہا کہ مسلمانون مین کون سا گروہ وہابی ہے کیونکہ کوئی شناخت اس امر کی نہ تہی کہ وہابیون کے سر پر سینگ ہوتے ہین یا اس کے تین سر اور پانچ ٹانگین ہوتی ہین - لیکن ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے تحریک کر کے گورنمنٹ مین ثابت کر دیا کہ جن لوگون کو وہابی کہا جاتا ہے وہ ہمین تو ہین - اور اگر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب یا کسی افسر نے ایڈیٹر صاحب کو اپنی چٹھی مین وہابی لکہا تہا تو کیونکر معلوم ہوا کہ وہابی سے اسکی مراد باغی کی تہی بلکہ گورنمنٹ کو تو اب تک یہ معلوم تہا کہ جس طرح مسلمانون مین سنی شیعہ وغیرہ فرقہ ہین اسی طرح سے ایک فرقہ وہابی بہی ہے جن سے گورنمنٹ کا کوئی باغی و بدخواہ نہین کیونکہ انگلش عملداری مین باغی اور بدخواہ کا اگر کہین ٹہکانا ہے تو رنگون کے ٹاپون مین ہے اس اعتراض کا مفصل جواب دینے سے معترض صاحب کی تیز زبانی اور مسلسل تبرا خوانی سے ہم ڈرتے ہین اور بجز اس اجمالی جواب کے کچہ کہنا پسند نہین کرتے - کہ اگر

ڈاکٹر منظر وغیرہ اعیان کی پولیٹیکل اصطلاح مین وہابی کے معنے باغی کے نہ تھے
اور حکم گورنمنٹ کے صدور سے پہلے پنجاب وہندوستان کے وہابیون کی فہرستین لکھی
جاتی تہین اور ان فہرستون مین آپ کا نام درج نہ ہوا تہا اور پولیس اس گروہ کی نگرانی
کے لیے متعین نہ تہا تو وکیل القوم ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ سے بہت بڑا قصور ہوا کہ بوجوہ
مذکورہ بالا گورنمنٹ سے اسکا ازالہ چاہا اور آپ جیسے بزرگون کی نسبت ایسے مقدس ومطہر
خطاب "وہابی" کے استعمال کو موقوف کرایا اس گناہ کا کفارہ اور اس نقصان کا جبر ایڈیٹر
اشاعۃ السنۃ کو یہ کرنا چاہیے کہ اس حکم سے معترض صاحب کو مستثنی کرا دین اور انکو
یہی مبارک ومقدس خطاب "وہابی ونجدی" دلوا دین بشرطیکہ معترض صاحب نقاب چہرہ
سے اٹہا دین اور اپنا اصلی نام وصورت ظاہر فرماکر دفتر مین اشاعۃ السنۃ کے درخواست
ارسال فرما دین ۔ مین حتمی وعدہ کرتا ہون کہ ایڈیٹر صاحب اشاعۃ السنۃ سے سفارش کراکر
خطاب وہابی کے نام سے معترض صاحب کو نامزد کرایا جاوے گا ۔ مگر یہ ہوس یا امید دل
مین نہ رکہین کہ یہ حکم کلیۃ منسوخ ہو جاے اور بجز آپ کے یا آپ کی بعض احباب نہ پردہ
کے کوئی وہابی کہلاوے ۔ تمام اہلحدیث وہابی کہلانے کو ذلیل حیثیت جانتے ہین ۔ کیونکہ
بغاوت گورنمنٹ سے ان کے مذہب مین حرام ہے اور تعظیم اور تکریم صاحب سلطنت
ان کا مسلمہ مسئلہ ہے ۔

میرے اس مضمون سے اخی المکرم ڈاکٹر **فیض محمد خانصاحب** افسر الاطبا
ریاست نابہہ کو بہی اتفاق ہے مین آجکل نابہہ سے ہی واپس آکر آپکو یہ نیاز نامہ روانہ کرتا ہون
امید کہ آپ حرف بحرف طبع فرماکر مشکور فرمائینگے ۔ آخر مین جناب **رئیس الموحدین
حاجی احمد اللہ** صاحب رئیس اعظم رحیم آباد سے اتفاق کرکے وہی بات لکہتا ہون
جو انہون نے لکہی ہے کہ ایسے مضامین سے جو سورتی صاحب نے لکہے ہین موجب شقاق
ونفاق ہے جسکا ثمرہ بجز نقصان اور کچہ نہین امید کہ آیندہ آپکے اخبار گرامی مین ایسے مضامین

پر قلم نہ اٹھایا جائے کیونکہ یہ اخبار اہلحدیث کا ہے اس مین خیرخواہی اہلحدیث ہونی چاہیے نہ کہ پردہ مین اہلحدیث کی بدخواہی" بے شک تمام اہلحدیث کا اسپیر اتفاق ہے جیسا کہ خان ذیشان مولانا محمد یونس خانصاحب نے لکہا - والسلام -

راقم عاجز محمد حسین عافاہ اللہ فی الدارین - دہلی بازار فتحپوری - ۱۲ اگست ۱۹۰۶ء

اس دوست نے ایک مضمون ان دونون فیرون کے **جواب** مین لکہا ہے جو صحنہ ہند ۸ ستمبر ۱۹۰۶ء مین شائع ہوا ہے - اور وہ یہ ہے -

اخی المکرم مولانا **احمد حسن صاحب** شوکت سلمہ اللہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ - افسوس میرا خط شحنہ ہند مین حرف بحرف طبع نہین ہوا - اس سے تو بہتر تہا کہ آپ میرا مضمون طبع ہی نہ فرماتے اگر عمداً ایسا کیا ہے تو سخت افسوس ہے - کاتب سے اسقدر غلطی کا ہونا ممکن نہین - آپ کا یہ اعتراض مجہپر خلاف واقعہ ہے کیا سچ مچ ہندوستان اور پنجاب مین وہابیون (گورنمنٹ کے باغیون) کا کوئی گروہ موجود تہا میری رای مین تو معترز نامہ نگار کا محض حسن ظن ہے کہ ہندوستان مین وہابی موجود تہے اور اب بہی موجود ہین" اے حضرت یہ اعتراض جب صحیح ہوتا کہ میرے خط مین آپ یہ لکہا پاتے مین نے تو وضاحت لکہدیا ہے کہ اشاعۃ السنہ نے گورنمنٹ مین اہلحدیث کی وقعت کو جما دیا اور انکی وفاداری کا ثبوت دیکر داغ بغاوت جو در اصل ان کے دشمنون کا **اختراع** تہا مٹا دیا الخ اور اخیر خط مین **حاجی احمد اللہ** صاحب کی تحریر سے بہی اتفاق کیا تہا - کیا حضرت میان صاحب قبلہ مدظلہ العالی وہابی اور باغی تہے جو انکی نگرانی کیجاتی تہی - یہ تو مشہور اور معروف بات تہی کہ حضرت **میان صاحب** اہلحدیث ہندوستان کے مقتدا اور پیشوا ہین پہر وہابی سمجہکر ان کے ساتہ کیون ایسا عمل ہوتا تہا - جیسا کہ حاجی احمد اللہ صاحب کی تحریر سے ظاہر ہے - پہر ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے کونسا کبیرہ گناہ کیا جو ایسی تکالیف لا یطاق کو قوم سے دور کر دکہایا - اور اسپیر

* اسکا پہلا مضمون اس نمبر کے صفحہ ۹ مین ملاحظہ ہو -

بقول آپکے اصلی اہلحدیثؓ اخبارون مین نکتہ چینی کرین اور رسمی اہلحدیث سو الکیہ آپ بیسے
بہی بدنیتؓ جیسا اچہے ہون - مین سچ کہتا ہون یہ اہل حدیث ویسے ہی ہین جیسے ہین خط
سابق مین لکہہ چکا ہون کہ "یہ ایک شخص شکل لشکل اہلحدیث کا اور انکی ظاہری شکل براے
اکل کی مصداق ہے" اور مین انکو انکے لب ولہجہ سے ایسا ہی پہچانتا ہون جیسا وہ
اپنے آپ کو وغیرہ" اس عبارت کو برعایت سورتی صاحب آپنے طبع نہین فرمایا اگر یہہ
واقعی اہلحدیث ہوتے تو بمقتضائے اخوت اسلامی ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ سی براہ راست
اپنے سب اعتراضات کا جواب حاصل کرتے نہ کہ بے اصل نکتہ چینی فرماکر اپنا عزیز وقت
ضائع کرکے باہم اہلحدیث مین تفرقہ دلوانے کی بنیاد ڈالتے جن کو آپ بہی خیر خواہانہ
نکتہ چینی کا مجرم اپنی راے مین تحریر فرماتے ہین - کیا خوب بزعم جناب یہ تو خیر خواہانہ
نکتہ چینی کا حال ہے کہ اسقدر عظیم الشان کارروائی کو بازیچہ اطفال قرار دیا ہے
آیندہ دیکہیے بدخواہانہ نکتہ چینی کی کہان تک انتہا ہوتی ہے یہ خوش فہمی ہے اگر یہ صاحب
بقول آپ کی واقعی اہلحدیث ہین تو ابتک قرآن وحدیث شریف نے انپر اپنا اثر نہین
کیا ورنہ ایسے ناجائز اعتراضات خلاف تہذیب شائع فرماکر اہل حدیث کی مخالفون کو
نہ ہنساتے - میری راے مین ایڈیٹر صاحب اشاعۃ السنۃ اہل حدیث کی دلی خیر خواہ
ہین اور ۹ برس سے قومی خیر خواہی مین ثابت قدم ہین - ۲۱ - مارچ ۱۸۸۶ء کے سول ملٹری گزٹ
مین سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر سابق نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب لکہتے ہین کہ
ابوسعید محمد حسین فرقہ اہلحدیث کے ایک سرگرم مولوی اور فرقہ اسلام کے وفادار اور ثابت
قدم وکیل ہین - ان کی علمی کوششین لیاقت سے ممتاز ہین وہ نیز ملکہ معظمہ کی وفادار
رعایا مین سے ہین" - بیشک اہل حدیث بہت جلد قومی ترقی حاصل کرسکتے ہین اگر انکی
راے کا اتباع کیا جاوے ایڈیٹر صاحب اشاعۃ السنۃ نے جلہ حالات واقع لکہنے کے
بعد جو نتیجہ تجویز بحق اہلحدیث نکالا ہے وہ بہت عمدہ ہے دیکہو "پہلا فوائد اہلحدیث" اور اہلہ

ؓ یہ حاشیے راقم مضمون کو ایڈیٹر تحفہ سنیہ نے دیے ہیں -

حدیث کے لیے ترقی کی تحدیث" (نمبر ۱ا جلد ۹ - اشاعۃ السنۃ) اس تجویز سے اکثر اہلحدیث کو
جو اتفاق کے طالب ہین متفق پایا ہے - آپ ہی ایمان سے فرمائین رفق و ملاطفت اور
اتفاق اچھا ہے یا نفاق و شقاق - حضرت من اتفاق سے بہتر کوئی بات نہین - مین امید
کرتا ہون کہ تہوڑے زمانہ مین آپکے خیالات کی بہی اصلاح ہو جائیگی - اول اول
ایڈیٹر صاحب اشاعۃ السنۃ نے بہی ایسے ہی زور شور سے "ہل من مبارز" کا نقارہ بجا رکہا
تہا جیسے آجکل آپ کے اخبار کی حالت ہے - مگر اب حضرت باہمی مجادلہ و مکابرہ بند
ہونا چاہیے - لو حضرت - آپ اور آپکے معترضین اصلی اہلحدیث رہے اور ہم بقول آپکے
رسمی ہی سہی - اپنے گہر مین مخالفت کر کے کیون مخالفین کے ضحک کے باعث ہوئے
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی اللہ تعالی شقاق و نفاق سے بچائے مین معافی مانگتا ہون جو کچھ آپ
کو اور آپکے معترضین کو میری تحریر سے رنج ہوا ہے - ضمیمہ شحنہ ہند ۱۶ - اگست مین
رفیقی مولانا محمد نجف خان صاحب امام مسجد رجبن بازار میرٹھ نے مشتہر فہیم
کا جواب کافی تحریر فرمایا ہے اوسکے دیکہنے سے موجب مشکوری امام صاحب ہو جزاہ
اللہ عنا خیر الجزاء جواب اسکو کہتے ہین حدیث و قرآن کی تائید اسکا نام ہے
مرحبا جزاک - والسلام و نیاز ۱۹ اگست ۹۷ء

راقم بندہ محمد حسین عافاہ اللہ فی الدارین - از دہلی - بازار فتحپوری

ان کے بعد ایک اور صاحب نے غنیم کے دوسرے فقیر کے جواب
مین مضمون ذیل لکہا ہے جو شحنہ ہند یکم ستمبر ۹۷ء مین شائع ہوا -
جناب من - اخبار شحنہ ہند مطبوعہ ۱۶ اگست ۹۷ء مین ایک مراسلہ منجانب
مولوی محمد حسین صاحب دہلوی فتحپوری طبع ہوا ہے جسمین م - ق - صاحب کے
مراسلہ کا جواب دیا گیا ہے رجب کے انطباع کی تاریخ مجھکو یاد نہین ہے اور نہ مین بحالت
سفر اوسکو تحقیق کر سکتا ہون اسوجہ سے مین ناظرین سے معافی چاہتا ہون - مگر

جو لوگ شحنہ ہند کے دیکھنے والے ہین انکو اوسکا ماحصل ضرور یاد ہوگا) اور اوسپر آنریبل ایڈیٹر صاحب شحنہ ہند کا) ایک حاشیہ اور بعد اختتام مراسلہ ایک ریمارک بہی مندرج ہے۔ مین اپنا اتفاق رائے مولوی محمد حسین صاحب مراسلہ نویس ثانی سے اور اختلاف م۔ ق۔ صاحب سے ظاہر کرنا چاہتا ہون جو میرا اور ہر سچے خیرخواہ اہلحدیث کا فرض ہے مین تسلیم کرتا ہون کہ حسب بیان شحنہ ہند م۔ ق۔ صاحب سورتی وہابی اپنے زعم مین فرقہ اہل حدیث کو (جو یک زبان ہوکر اپنے وہابی ہونے سے انکار کرتا ہے جسکے مختصر وجوہ مین اس ہی مراسلہ مین بیان کرونگا) خیرخواہ ہین مگر مین یہان اس مضمون سے بحث کرنا نہین چاہتا کہ درحقیقت خیرخواہ اہل حدیث ہین یا نہین بلکہ بحث یہ ہے کہ اونہون نے مضمون مذکورہ آیا مطابق منشاے جمہور اہل حدیث لکہا ہے یا نہین۔

مین کہتا ہون کہ نہین۔ اور اوسکے دلائل یہ ہین اولاً مولوی **ابوسعید محمد حسین** صاحب نے جو کوشش اہلحدیث کے لقب وہابی موقوف کرانے مین کی اوس سے سواے م۔ ق۔ صاحب اور ایک دو او نکے ہمخیالون کے تمام اہل حدیث نے اتفاق کیا اور بروقت منظوری گورنمنٹ یک زبان ہوکر سب نے اظہار خوشی کیا۔ جسکا ثبوت وہ تمام اخبارون کا انتخاب ہے جو فرقہ اہلحدیث سے متعصب نہین ہین اعم اس سے کہ فرقہ اہل حدیث کے ہاتہہ مین ہین یا سواے ان کے) اور جو رسالہ اشاعۃ السنۃ مین مسلسل طور پر شائع ہوا ہے۔ **دوسرا ثبوت** یہ ہے کہ مولانا موصوف نے ایک اشتہار شائع کیا تہا جسپر چند ہزار اہل حدیث نے دستخط کیے اور بالاتفاق سب نے منظور کیا۔ اشتہار مذکور کا مضمون یہ تہا کہ جو اہل حدیث لفظ وہابی کو از الہ حیثیت خیال کرتے ہون وہ اسپر اپنے دستخط ثبت کر دین۔ اور بموجب اسی اشتہار کے گورنمنٹ نے خطاب وہابی کی موقوفی کا حکم دیا ورنہ بیچارے اکیلے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کی کون سنتا

٭ ہمکو تو بجز غنیم جو تینون مضامین کا راقم ہے کوئی دوسرا مخالف نظر نہین آتا۔ ‡ بہت درست ہے۔

نہایت بہتر ہے کہ حضرت م۔ ق۔ اور اون کے موئدین گورنمنٹ کو ایک عرضی دین اور درخواست کرین کہ ان صاحبون کو یہی لقب گورنمنٹ کیطرف سے بطور اعزاز عنایت فرمایا جاوے تا کہ "اہلحدیث اور وہابی" الفاظ کا مصداق گورنمنٹ کو جدا جدا معلوم ہو جاوے اگر گورنمنٹ کو معلوم ہو جاوے کہ ہندوستان میں ایک پانچوان گروہ مقلدین کا اور موجود ہے جو تابع عبدالوہاب کے کا ہے نہ کہ حدیث رسول اللہ کا تا شیاً وہابی منسوب ہو طرف **عبدالوہاب نجدی** کے اور یہ نام ہے ایک گروہ کا جسکا آغاز نجد سے ہوا ہے اور جو اپنے کو ان کا تابع خیال کرتے ہین اور جنکی بہت سے منسوب مسائل پر علمائے اہل حدیث ساکنان ہند نے اعتراضات کیے ہین۔ اول اون کا یہ مسئلہ بیان کیا جاتا ہے کہ جہاد تمام مقلدین اور عیسائیون اور اہل حدیث سے جو اون کے مسائل کو تسلیم نہ کرین ہر صورت مین فرض عین ہے اور اونہین کے عقائد کے رو سے ہندوستان دار الحرب ہے اور یہ دونون مسئلے منجملہ اون کے مسائل کے ہمارے نزدیک مسلم نہین ہین اس مین شک نہین کہ اہلحدیث محمد عبدالوہاب نجدی کو مثل مقلدین کافر مطلق نہین خیال کرتے اور نہ ان سب مسائل کو یقین کرتے ہین جو بوجہ کثرت مخالفین اون کیطرف منسوب کیے جاتے ہین بلکہ اکثر کی نسبت ہمارا خیال ہے کہ وہ اتہامات محض ہین بلاشک اہلحدیث اُن کو ایک اچھا شخص تصور کرتے ہین جنہون نے دنیا سے بہت سی بت پرستیون کو معدوم کیا اگر اونہون نے کوئی غلطی کی تو اون کے ساتھہ ہم نہین ہم اونکے مقلد نہین ہین اور نہ ہم اونکے قول کو خواہ مطابق حدیث ہو یا نہو واجب العمل سمجھتے ہین۔ ان وجوہ سے ہمکو وہابی کہلانے سے عار آتا ہے جیسا کہ حنفی یا شافعی کہلانے سے ہم تو صرف اہلحدیث یا مسلم کہلانا پسند کرتے ہین نہ کہ زیدی عمروی۔ بکری۔ خالدی۔ پھر ہم کیونکر وہابی ہونا اپنا کسر شان نہ سمجھین اور کیونکر وہ تمام اتہامات اپنے اوپر عائد کرین جو نجدی وہابیون کی نسبت لگائے جاتے ہین اگر کوئی مخالف ہمارے ذمہ الزام لگا دے کہ جب تم نے یہ تسلیم کیا کہ بعض اعتقادات

اعتقادات محمد عبد الوہاب کی ایسے ہین جنکی وجہ سے برٹش گورنمنٹ کے ساتہہ جہاد ضروری ہوتا ہے باوجود اس کے تم اوسکو ایک بزرگ شخص تسلیم کرتے ہو اس سے تمہارے خیالات بہی باغیانہ ثابت ہوتے ہین۔ اوسکا جواب یہ ہے کہ اول تو ہم لوگ اون اتہامات کو پورے طور پر یقین نہین کرتے جو محمد عبد الوہاب اور اوسکی پیروؤن پر لگائے جاتے ہین کیونکہ ہم تک جو اون کے خیالات پہونچے ہین وہ مخالفون کے ذریعہ سے پہونچے ہین (جیسا کہ مین سابقاً بیان کر چکا ہون) ورنہ ہمکو پورے طور پر اون کے کتب پر دسترس ہے اور نہ اونکے ہمارے آمد و رفت۔ دوم مذہبی اعتقاد شئے دیگر ہے اور دنیاوی حکمت عملی دوسری چیز ہے ممکن ہے کہ ہم بعض اصول کیوجہ سے اونکی موید ہون مگر فروع اور دنیاوی حکمت عملی کے مخالف ہون (چنانچہ دونون باتین ہین) مین مقلدین سے دریافت کرتا ہون کہ کیا تمہارے پیشواؤن نے بہت سے جہاد کے مسائل کو شد و مد سے تحریر نہین کیا ہے۔ اور کیا کوئی سُنی مسلمان بہی ایسا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو تمام امت سے بعد ابو بکر اچہا نہ سمجہتا ہو (واضح ہو کہ بعض مقلدین لفظ "سُنی" و "اہل سنت والجماعت" کا اطلاق بمقابلہ اہلحدیث کرتے ہین اور اونکی متابعت بعض ہندو اخبارات نے بہی بعض خبرون کے بیان مین کی ہے۔ یہ فریق اول کا تعصب اور ثانی کی ناواقفیت ہے بلکہ مقابلہ اہلحدیث کا مقلد یا حنفی سے کرنا چاہیے کیونکہ اہلحدیث ہمیشہ سے ترتیب خلافت کو اوسیطور پر تسلیم کرتے ہین جو مذہب اہلسنت والجماعت کا ہے اور خلیفہ اول کو بالاتفاق تمام خلقت پر بعد انبیا کے ترجیح دیتے ہین اور ان کے بعد **خلیفہ ثانی** کے کثرت فضائل کو یقینی تصور کرتے ہین وعلی ہذا **خلیفہ رابع** کا مرتبہ **خلیفہ ثالث** سے استحقاق خلافت مین برتر خیال کرتے ہین۔ ومن قال سوا ذالک فقد قال محالاً) ونیز اہلحدیث تمام ائمہ اہلسنت وجماعت کو اپنے پیشوا اور واجب التعظیم سمجہتے ہین مگر نہ اس طور پر کہ صرف ایک کا کہنا آنکہہ بند کرکے

ہین اور دوسرے سے قطع نظر کرین ۔ جماعت اہلحدیث کو چاہیے کہ اگر کسی ہندوستانی جناب کی وہ خریداری کرتے ہون اور وہ بوجہ جہالت اسطور کا مقابلہ کرے فوراً اوسکو غلطی پر مطلع کرین اور درخواست کرین کہ اوسکی تصحیح کرے ۔ یہ جملہ معترضہ بہی فائدہ سے خالی نہین ہے) ۔ باوجودیکہ حضرت عمرؓ کی خاص ناموری کثرت فتح بلاد و جنگہائے چند در چند کی وجہ سے ہوئے ہے مگر اصل یہ ہے کہ * اوس زمانہ کے متعلق وہی احکامات اور مصالح تہے کیونکہ سوائے مسلمانون کے تمام اقوام آپؐ وحشت کی حالت مین تہین اور آج ہماری فاتح قومین شائستگی مین ہمسے بدرجہا بڑہے ہوئے ہین اور ہمارے ساتھہ نہایت عمدہ برتاؤ کرتے ہین ۔ اسوجہ سے ہم اس زمانہ مین بہت سی مقلدین کی حکمت عملی کی پابندی خلاف اپنے فرائض کے جانتے ہین ۔ ثالثاً ہمارے لقب وہابی کو ناپسند کرنے کی یہ وجہ ہے کہ گورنمنٹ کو چند روز سے نقش حجر ہو گیا تہا کہ مسلمانون مین ایک فرقہ وہابی نامی ہے جو پرجوش جنگ آور اونکا سرغنہ ہے اور ہندوستان کے اہلحدیث کو بہی اونہین مین خیال کیا جاتا تہا ۔ جسکا ثبوت سیکڑون انگریزی اخبارات کے آرٹکل اور منتظمان ہند کی نرائین اور مقامی حکام کی رپورٹین ہین جو گورنمنٹ ہند کے روبرو وقتاً فوقتاً پیش کی گئین ہین ۔ منجملہ اونکے میر پسل گریفن کے زہرآلود کارنامہ مین جو انہون نے مولوی صدیق حسن خانصاحب کی نسبت گورنمنٹ کو لکہی ہین ۔ اکثر یہ غلط فہمیان مخالفین [illegible] اور حاسدین کی پیدا کی ہوئین تہین جنکی منشا کو انگریزی حکام نے نہ سمجہا اور اہلحدیث کی آزاد گروہ کو (جسکا امتیاز دیگر مسلمانی فرقون سے صرف اپنی رائے پرمثل پروٹسٹنٹ کے زور دینا ہے نہ اندہی تقلید کی ہموار راہ پر چلنا) ایک پرخوف جنگجو شورہ پشت فرقہ وہابیہ سمجہ لیا ۔ اسکی وجہ یہ بہی تہی کہ گذشتہ زمانہ مین کچہ ایسی لوگون نے جنکو اہلحدیث احب التعظیم سمجہتے ہین مختلف طوائف الملوکی کی جنگون مین مثل دیگر اقوام ہند کے شرکت کی مثل مولانا محمد اسمعیل صاحب# شہید مرحوم وغیرہ ۔ مگر گورنمنٹ

* اس بیان مین رسالہ مضمون سے یہ دو غلطیان ہوئی ہین ایک مسئلہ تفضیل و استحقاق خلافت مین جو ہمارے مضمون تفضیل نمبر ۳ جلد ۸ کے ملاحظہ سے ناظرین کو معلوم ہو سکتی ہے دوسرے یہ کہ حضرت عمرؓ کا جہاد زمانہ وحشت سے مخصوص تہا ہمارے نزدیک حضرت عمرؓ وغیرہ صحابہ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جہاد کیے ہین وہ شائستگی اور تہذیب کے زمانہ مین بہی ہو سکتی ہین ۔ اور ابتک مہذب اقوام کرتی ہین (دیکہو رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد) ۔

یہ اس مضمون کی تیسری غلطی ہے مولانا اسمعیل مرحوم کی لڑائی از قسم جنگہائے طوائف الملوکی نہ تہی اور نہ برٹش گورنمنٹ کے مقابلہ مین وہ تو محض ڈیفنسو لڑائی تہی اور مذہب اسلام کی نہ اہم (قوم سکہان) کے مقابلہ مین تہی جو ہمیشہ کے لیے مشروع ہے (دیکہو رسالہ اقتصاد)

نے یہ غور نکیا کہ اوس زمانہ مین وہ کون سا فرقہ تہا جسنے گورنمنٹ کی مقابلہ مین کچہ نکچہ کیا ہو۔ کیا ہندو و غدر کرنیوالے اور جنگجو مرہٹہ اور سکہ بہی وہابی تہے ؟ ۔

ہم اگر مولانا اسمعیل شہید مرحوم و سید احمد صاحب بریلوی مغفور کی معرفت ہین تو اونکی علمیت و پابندی قواعد شرع و اتقا و کوشش موقوفی رسوم بت پرستی از مسلمانان کیوجہ سے ہین۔ نہ انکی پولیٹیکل حکمت عملی اور جنگ آوری کیوجہ سے۔ علاوہ ازین یہ وہ لوگ ہین جنکی بزرگی کو تمام مقلدین بہی تسلیم کرتے ہین کیا وہ بہی وہابی ہین؟ اون کی بزرگی مین تو ایک مسلمان کو کلام نہین ہے۔ کیا بڑے بڑے سرگروہ مقلدین عالمگیر شاہ ہند کی بوجہ اصول جہاد کے بڑہ بڑہکر تعریف نہین کرتے ہین ؟ ورنہ ایک مقلد ہمارے سامنے آے جو عالمگیر کو مذہبی طور پر برا سمجہتا ہو۔ آخر عالمگیر تو ایک بڑا کٹر حنفی تہا۔ حنفیون نے دنیا مین دو ہزار جنگین برپا کین مگر ہمکو کوئی ثابت کرے کہ متقدمین اہلحدیث نے کون سی لڑائی مین شرکت کی ہے ہماری مراد ان متقدمین* سے امام **بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداود** وغیرہ اور اون کے اتباع ہین جو نہایت پاک اور سچے اہلحدیث تہے یہ آخری عبارت مین نے بمقابلہ گورنمنٹ لکہی ہے اب بمقابلہ م۔ق۔ صاحب لکہتا ہون کہ ای حضرت بیشک اب تک گورنمنٹ کو یہ یقین تہا کہ ہندوستان مین ایک گروہ ہے جس کے سر پر سینگ ہوتی ہین اور انکے تین سر اور پانچ پانچ ٹانگین ہوتی ہین اور وہ خیال آپ اور مجہ وال لوگون ہی کی نسبت تہا بلکہ اس سے بہی زیادہ ہم لوگ گورنمنٹ کی نگہ مین للو بنے تہے۔ آپ اور آپ کے امثال کیا معلوم؟ بقول کسی کے ؎ ہین تالاب مین مچہلیان کچہ فراہم وہی انکی دنیا وہی ان کا عالم

آپ کس روز گورنمنٹ کی پولیٹیکل مثل کہکہوڑنے گئے تہے تا کہ آپ کو ان کاغذات کا نتیجہ نظر آتا جس مین آپ اور ہم دونون سچ مچ کے غول بیابانی بنائے گئے ہین۔ یا آپنے کب ہمیشہ لنڈن ٹیمس ڈیلی نیوز۔ سٹینڈرڈ پانیر ملٹری گزٹ۔ انگلشمین ٹیمس

* متقدمین اہلحدیث بہی ان لڑائیون کے جو حضرت عمر سے واقع ہوئی ہین مخالف نہ تہے کیونکہ وہ لڑائیان تہذیب و انصاف کے مخالف نہ تہین دیکہو رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد۔

آف انڈیا- کی خریداری کی تھی کہ آپ کو ظاہر ہو گیا کہ کسی انگریزی اخبار نے وہابیون کی
نسبت کبھی مضمون نہین لکھا ہے اور آپ کو ہمکو وہابی قرار نہین دیا یہ خوب ہے کہ اشاعت
خاص اہلحدیث کے مقاصد کی پیروی کے واسطے شائع ہوا اور گورنمنٹ کو یہ نہ معلوم ہو کہ
وہ لوگ جنکو وہابی کہا جاتا ہے یہی ہین - علاوہ ازین ہزارہا علما جو اشاعت سنت کا
وعظ کہتے ہین اور اسکی تدریس کرتے ہین اور کتب ابطال تقلید مین ہمیشہ شائع کرتے ہین
اور آپسمین بحث و مباحثہ کرتے ہین کیا گورنمنٹ اس سے ناواقف ہے کہ جن کو **وہابی**
کہا جاتا ہے یہی ہین - پھر آپ بچاری اشاعۃ السنہ کے ایڈیٹر پر کیون ناراض ہوتے ہین کہ
اوس نے اپنے پر اطلاق وہابی کا عاید کر لیا - **جنابمن** اگر اوس نے اپنے ذمہ عاید کیا
تو اسکا نفع نقصان اوسکو حاصل ہوگا بیچارے اشاعۃ السنہ نے منجملہ وہابیون کے
آپ کا نام تو شائع نہین کیا - آپ کیون برا مانتے ہین - اور اگر وہ وہابی بنا یا جو کچھ بنا
وہ آپ بنا نہ آپ - مگر حضرت کچھ تعجب کی بات نہین المرء یقیس علی نفسہ آپ انگلش گورنمنٹ
کا حال اپنی ذاتی گورنمنٹ کا سا سمجھتے ہین - اسکو اپنے گھر کی بھی خبر نہین ہے - اگر آپ
م - ق - کرکے اپنا نام ظاہر کرین گے تو کیا گورنمنٹ کو یہ خبر نہ ہوگی کہ سورت مین ایک
وہابی ہے جو اپنے واسطے لقب وہابی ہی پسند کرتا ہے اور **عبد الوہاب نجدی**
کے اقتدا پر فخر کرتے ہین حضرت ع این خیال است و محال است و جنون - ضرور پہلے
سے آپ کا نام وہابیون مین درج رجسٹر گورنمنٹ ہوگا - اگر آپ لارڈ سالسبری - لارڈ
ڈفرن - ڈاکٹر ہنٹر - سر لیپل گریفن سے ملاقات کرکے اونکی خیالات کو اپنے نسبت
دریافت کرین - (یعنے وہابیون کی نسبت) تو آپ اشاعۃ السنہ کے ایڈیٹر پر الزام نہ لگاوین
ایڈیٹر اخبار **شحنہ ہند** جانتے ہین کہ مجھکو مولوی **ابو سعید محمد حسین**
صاحب سے کسی قسم کا سروکار نہین ہے مگر صرف اونہون نے جو احسان اہلحدیث پر کیا ہے
اور جو راستہ ہمکو آیندہ کارروائی کا دکھایا ہے اوس سے مشکور ہے اور اسپر تمام

المحدیث کی رائے متفق ہے۔ اگر کسی خاص معاملے مین اونہون نے راے ہماری سمجہ کے مخالف دی تو انکو قصور دار ٹھہرانا عبث ہو۔

مین شحنہ ہند کے اوس حاشیہ اور ریمارک سے بہی متفق نہین ہون۔ جو اسی پرچہ مین لکہا گیا ہے (جس مین مولوی محمد حسین صاحب دہلی فتحپوری کے مضمون پر گویا ریویو کیا گیا ہے۔ حاشیہ کا جواب تو مین ضمنا سابق مین دے چکا ہون اور ریمارک مین معاملہ حاجی عبد العزیز دہلی کا جو اشارہ کیا گیا ہے میرے نزدیک اگر اشاعۃ السنۃ نے کوئی راے دی تو وہ اسکی ذاتی راے تہی اس اسے کی وجہ سے یہ ضرور نہین کہ حاجی عبد العزیز صاحب کی کوشش کا ثواب جاتا رہے اون کو اپنی نیت پر نظر کرنا چاہیے اور ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کی نیت پر اگر دونون کی نیت درست ہے تو دونون مثاب ہون گے۔ کَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ اختلاف امتی رحمۃ۔

اس سے یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ مین ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو فرشتہ خیال کرتا ہون یا ان سے غلطی ہونا ناممکن ہے (کیونکہ بحث التفضیل وغیرہ مین جو اونہون نے مضامین لکہے تہے اس سے مجہکو اور عام راے کو بہت اختلاف ہے) مگر البتہ ان خاص کوششون مین جو انہون نے حسب منشا اہلحدیث کی ہین (اور جو نہایت قیمتی ہین) اختلاف پیدا کرنا ناپسند کرتا ہون اور مین نہین بلکہ کل اہل الراے اہلحدیث۔

سابق مین قوم کے خیر خواہ محمد یونس خان ساکن دتاولی ضلع علیگڈہ نے ایک طویل مضمون لکہا تہا (جس کے طبع ہونے کی تاریخ مجہکو اسوقت یاد نہین ہے) جس مین اپنے فرقہ کو بڑی نصیحتین کی تہین۔ اور اپنی قوم کے سچے نقائص ظاہر کیے تہے تاکہ لوگ ان کو ترک نہ کردین۔

سنا گیا ہے کہ بعض لوگون نے اوس مین تلخی حق دیکہکر اعتراض کیا۔ مگر یاد رکھو کہ تمہارا سچا دوست وہ ہے جو تم کو تمہارے عیوب سے مطلع کرے۔ اور تمہارا بڑا دشمن وہ

بقیہ — یہ اس مضمون کی چوتہی غلطی ہے اگر عام راے سے عامیون کی راے مراد ہے تو وہ لائق اعتبار نہین خواص کے عموم راے کا دعوی ہے تو یہ غلط ہے خواص مقتدا مختلف صوبہ جات ہند مسئلہ تفضیل مین ہماری راے سے اتفاق راے ظاہر کر چکے ہین از انجملہ شیخنا و شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب ہین جنکی ایک تحریر ہمارے مضمون کی مصدق جس مین حافظ عبد العظیم صاحب ناگپوری کی نوشتہ ہے شحنہ ہند ۴ جولائی ۱۸۹۶ء مین چہپ چکی ہے مولانا کی اصل عبارت یہ ہے الحسن ... میری تصنیف رشید

سکہ م

ہے جو تم سے تمہارے عیوب کو چھپاوے اگرچہ اپنے زعم مین تمہارا دوست ہو مگر نادان بالطبع اپنی تعریف سننا چاہتا ہے گو باطل ہو بمقابلہ مذمت۔ گو حق ہو۔ یہ کام کہ تمہارے عمدہ اصلاحون سے چلو اور تم مین نقائص کا پیدا ہونا پسند کرے۔ **مشیر قیصر** اور اسکے ہمخیالون کا ہے۔ اور یہ کام ہمارا ہے کہ تمہارے مونہہ پر تمہاری تعریف کرنے سے تمہارے عیوب کا تم پر ظاہر کرنا پسند کرتے ہین۔ چونکہ **محمد یونس** خانصاحب کے مضمون کو مین پسند کرتا ہون بلکہ اوسکا ہر فقرہ گویا میرے دل سے نکلا ہے اسوجہ سے اگر کوئی صاحب اوسپر بذریعہ اخبار اعتراض کرین اس طرح پر کہ اوس مین کوئی بات خلاف واقعہ ہے تو اسکا جواب میرے ذمہ ہے یہ نہین کہ صرف یہ کہا جاوے کہ اپنے ہی فرقہ پر ہاتھہ صاف کیا یہ دیکھو کہ حق ہے یا ناحق۔

اخیر مین مین بدون نہایت سخت اعتراض کے اوس سخت فقرہ پر جو م۔ق۔ صاحب نے اپنے مضمون کے آخر مین **ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ** کی نسبت تحریر کیا ہے اور جو ایک نہایت مد تہذیب مقولہ کے الفاظ بدلکر استعمال کیا گیا ہے اپنے قلم کو نہین رکھہ سکتا۔ اس مین شک نہین کہ ایسی انشا پردازی سخت قابل نفرین ہے خصوصاً جبکہ اپنے ہم مشرب بزرگ کے مقابلہ مین استعمال ہو۔

راقم ۔ جمہور کے خیالات۔

ان مضامین کے علاوہ تین مضمون اور ہمارے تایید مین لکھے گئے اور وہ اسی شحنہ ہند مین چھپے ہین **ایک مضمون** امام صاحب مسجد رحین بازار میرٹھہ کا جو ہمارے مضمون **چیوبلی** کی تایید مین ہے اور وہ ضمیمہ **شحنہ ہند** ۱۶ اگست ۱۸۸۷ء مین شائع ہوا ہے۔ **دوسرا مضمون** عبد الجبار صاحب عمر پوری کا جو مضمون **"وہابی"** کی تایید مین ہے اور وہ شحنہ ہند ۲۴ ستمبر ۱۸۸۷ء مین شائع ہوا۔ **تیسرا مضمون** ڈاکٹر **فیض محمد** خان صاحب کا جس مین ڈاکٹر صاحب نے خانصاحب محمد یونس خان اور ہمارے ضمیمہ مین محاکمہ کیا ہے

اور غنیم کے **تیسرے** گولہ کا کافی **جواب** دیا اور پورا ڈیفینس کیا ہے۔

ان مضامین کی نقل و اشاعت کو ہمنے بوجوہ ذیل مناسب یا ضروری نہیں سمجھا۔
پہلے مضمون کو اس لیے کہ وہ اگرچہ درحقیقت ہماری غنیم کا پورا جواب ہے مگر اس مین بظاہر ایڈیٹر **مشیر قیصر** کو مخاطب کیا گیا ہے۔ جنکے ساتھہ تخاطب و تکلم ہم مدت سے ترک کر چکے ہین۔ اور اُن کی **حاسدانہ** اور **ناواقفانہ** نکتہ چینی کا اثر بھی ہماری جماعت و ناظرین پر کچھ نہین پڑسکتا ہے **لہذا** اوسکی مدافعت و مقاومت کی ہمکو کچھ ضرورت بھی نہین ہے **ایڈیٹر مشیر قیصر** سے تعجب ہے کہ باوجود عہد ترک مخاطبت پھر وہ ہم سے کیون مخاطب ہوے۔ جبکہ انکو یہ بھی علم تھا کہ ہم انکی مخاطبت ترک کر چکے ہین۔ انکی مخاطبت تو ایڈیٹر **شحنۂ ہند** ہی سے مناسب ہے جو انکی پوری تسلی کر دیتے ہین۔ ہم ان کے خطاب کی ہرگز لائق نہین "گذشتہ را صلوات" آیندہ بھی وہ اس امر کو ملحوظ رکھین **دوسرے مضمون** کو اس لیے نقل کرنا مناسب نہین سمجھا کہ گو اس مین ہمارے مضمون "**وہابی**" کی پوری تائید کی گئی ہے مگر ہمارے **مضمون** "اپریل فول دالمحدیث اور اہلحدیث کے لیے ترقی قومی کی تحدیث" پر بے ادبی* و بدتہذیبی سے نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اب اگر ہم اس بے ادبانہ نکتہ چینی کو بلا **جواب** نقل کرتے تو اُسکا اثر بد ہماری قوم پر پڑنے کا اندیشہ ہے اور اگر اسکے ساتھ ہی اسکا **جواب** دیتے ہین تو ایک نئی (اور نہایت شخصی) بحث قائم ہوتی ہے جسکو ہم پسند نہین کرتے۔ **لہذا** اس مضمون کا فائدہ اٹھانے کی نسبت اوسکے ضرر سے بچنا بہتر اور اس مضمون کا نقل کرنا نامناسب سمجھا گیا۔

مہذبانہ نکتہ چینی **و مودبانہ** مخالفت پر ہم اور دوسرے **منصف** مزاج کبھی آشفتہ نہین

* اس مضمون کی سطر ۴ کالم (۱) کو دیکھو کیسی بے ادبی و بدتہذیبی پر مشتمل ہے

۵ یہی وجہ ہے کہ مضمون "جمہور کے خیالات" کو ہمنے نقل کر دیا ہے۔ باوجودیکہ اسمین ہماری بحث فضیلت کی پوری مخالفت (مگر باتہذیب و ادب) پائی جاتی ہے۔

ہوتے **غیر مہذبانہ** نکتہ چینی سننا اور اسکا **جواب** دینا انہی لوگون کا کام ہے جو خود اس مذاق کے ہون۔ **تیسرا مضمون** اسلیے نقل نہین کیا گیا کہ اس کے آخری حصہ مین ہمارے غنیم کے نیک نیت اور اہل حدیث ہونیکا دعوی کیا گیا ہے۔ ادہر اس کے مداحین **محمد یونس خان** اور منشی محمد حسین صاحب کی عادلانہ طعنون اور منصفانہ نشانون کو خلاف انصاف قرار دیا ہے۔

اسکو بہی ہم **بلا جواب** نقل کرتے مین تو اسکا اثر بد ہماری قوم پر ظاہر ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور اگر اسکے جواب مین **قلم** اٹہاتے ہین تو باہمی خانہ جنگی شروع ہونیکا خوف ہے مگر ہمکو ڈاکٹر صاحب کے خلوص اور فہم پر (جو صرف غنیم کے دہوکہ مین آکر کسیقدر دب گیا ہے) پوری امید ہے کہ وہ ہماری اس مضمون کو پڑہکر اور ہمارے نوٹون اور ریمارکون کو چشم غور سے دیکہکر اپنے مضمون کے آخری حصہ کو خود بدل دین گے اور غنیم کا دہوکہ باز جعلساز ہونا مان لین گے۔

تحریر سابق کے بعد ایک مضمون اور ہماری ملاحظہ سے گذرا جو ضمیمہ شحنہ ہند ۹ اکتوبر سنہ ۹۷ء مین شائع ہوا ہے اس مضمون کے راقم ہماری پرانے دوست بلا ریب وہ مین ڈاکٹر **فیض محمد خان** صاحب کے ثانی اثنین سید **ابو محمد جمال الدین** ڈاکٹر شفاخانہ کہوری ضلع ساگر ہین۔ انہون نے بہی ہماری مضامین "جیبلی" اور "ردّہلی" کی پوری تائید کی ہے اور اسکی مخالف وطاعن کی خطا ظاہر کی مگر ساتہہ ہی اس کے اسکی نیک نیتی بہی تسلیم کر لی ہے **لہذا** اس مضمون کی نقل کرنے سے بہی ہمکو وہی مانع ہے جو نقل مضمون دوم وسوم سے مانع ہوا ہے۔

سید صاحب نے نیک نیتی کی تجویز پر یہ دلیل پیش کی ہے کہ "ہمکو مسلمانون سے نیک ظن رکہنا چاہیئے"۔ یہ دلیل صحیح ومسلم ہے۔ مگر ایسی حالت مین کہ جس فعل مین مسلمان پر نیک ظن رکہا جائے وہ فعل بنفس خود جائز بہی ہے۔ ورنہ ایک شخص علانیہ زنا کرتا ہے۔

لوگون کے مال وجان سے ناحق تعرض کرتا ہے تو اوسپر نیک ظن کا حکم اسلام بلکہ کسی دین مین نہین آیا ایسے شخصون پر بہی ظن نیک ہی واجب ہو تو سلسلہ حدود وقصاص و تعزیرات وعقوبات کا بالکل درہم برہم ہوجائے۔

اس امر کو سید صاحب صحیح مان لین تو ان سے یہ سوال ہے کہ جس حالت مین مخبر نے ہمپر محض طوفانی گولے چلائے ہین۔ اور سراپا کذب وبہتان سے کام لیا ہے تو اس سلسل شنیع مین بہی (جو زنا سے کم نہین ہے) اوس کو نیک نیت سمجہنا کیونکر واجب یا جائز ہے۔

افسوس سید صاحب نے بہی جو اشاعۃ السنۃ کے پورے شائق گویا عاشق ہین اشاعۃ السنۃ کو غور سے نہین پڑہا اور غنیم کے کتاب کو صرف خطا مان لیا سید صاحب نے اپنے مضمون مین مضمون جمہور کی خیالات پر جو ریمارک کیے ہین ان مین بہی مسئلہ جہاد کے خاتمہ مین ان سے ڈبل غلطی ہوئی ہے۔ جسکو ہم پرائیویٹ چٹہی کے ذریعہ سے انپر ظاہر کرینگے اور امید ہے کہ سید صاحب ہماری چٹہی کو پڑہکر خود اوسکی اصلاح کردین گے۔

ہم ایسے مخلص دوستون کو وصیت کرتے ہین کہ اگر وہ مسئلہ جہاد مین مباحث و وسائل "اقتصاد فی مسائل الجہاد" کو کافی اور صحیح سمجہتے ہین تو اس باب مین جو کچہ وہ کہنا چاہین اس مین اقتصاد کا حوالہ دیدیا کرین۔ کوئی امر جدید کہین تو اسمین بہی اصول وسائل اقتصاد کے پابند رہین۔

اور اگر وہ مسائل ومباحث اقتصاد کو صحیح نہین سمجہتے تو اونکی نسبت پرائیویٹ تحریرون کے ذریعہ سے ہمپر اپنے خیالات ظاہر کرین۔ ہم اون کے اغلاط خیالات کی تصحیح اور مسائل اقتصاد سے انکی تطبیق کردینگے تو پہر بہی انکو "اقتصاد" کا پابند رہنا ہوگا۔ اور اگر انکے خیالات مخالفانہ صحیح نکلے تو انکو اقتصاد کے حصہ دوم کے ساتہہ بطور

ضمیمہ کے شائع کردیا جایگا ٭ اس تصفیہ سے پہلے اس گروہ کے ممبرون کا مسئلہ جہاد مین جدل انکا رائے زنی کرنا مذہبی اور پولٹیکل مصلحت کے خلاف ہو۔ آیندہ اختیار ہے ہمارے گروہ مین خدا کے فضل سے ہر ایک (عالم ہو خواہ نہ ہو) مجتہد ہے۔ اور ہر ایک اہل الرائے ومؤلف۔

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اسکے خاتمہ مین یہ التماس کرنے سے بہی رک نہین سکتے کہ اگر بہی خواہان قوم اپنے خادم اور قومی وکیل اشاعۃ السنۃ سے قومی خدمات (جنکی ہنوز بسم اللہ شروع ہوئی ہے) لینا چاہتے ہین تو آیندہ شحنہ ہند کے میدان سے اشاعۃ السنۃ کے ضمیمہ کا مورچہ اٹھوائین اور جزئی مباحث سے اسکو بچائین بحث کلیات مفیدہ ترقی مذہب و معاشرت مین اسکی ہمت کو مصروف رہنے دین۔

اس دفعہ اس جزئی ڈیفینس بحث مین اسی غرض سے تطویل ہوئی ہے کہ خصم کی جزئی بحث کی مضرت اعیان گروہ اہلحدیث کے بخوبی (جوابی) ذہن نشین ہوا اور ٭٭ آیندہ پہر اس کی نوبت نہ آنے دین۔

اس جواب مین بہی اونہون نے قال اقول والی بحث شروع کردی تو اوس مین ان ہی کو نقصان پہنچیگا۔ پہر ان کو اس طرف کی شکایت کا حق نہ رہیگا۔

ہمارے پرانے دوست ڈاکٹر **فیض محمد خان** صاحب کا یہ خیال (جو مضمون نامہ کے اخیر مین انہون نے ظاہر کیا ہے) کہ "حق دنیا مین بقدر مدافعت و مزاحمت حاصل کرتا ہے" ایک سرسری خیال ہے اور جو اس کی **تمثیل** مین اونہون نے چشمہ کے آگے کسی چیز کا آڑ ہونا اور اس آڑ کی روک سے چشمہ کے پانی کا چوٹی پہاڑ تک بہہ جانا بیان کیا ہے وہ بہی ایک عامیانہ مثال ہے۔

ہمارے خیال مین جس حق کا کوئی مزاحم نہو وہ بہت جلد اور عام ترقی کرتا ہے۔ اسکی تمثیل مین ہم ان دو تیز رفتار گھوڑون کی مثال پیش کرتے ہین جن مین ایک تو مطلق

٭ بعد انکی منظوری کا نام بتلادیا جایگا اسپر خدا تعالی گواہ و کفیل وکیل ہے وکفی باللہ شہیدا وکفی باللہ وکیلا۔
٭٭ دیکھو اخیری نوٹ صفحہ ۵۱۔

العنان ہو کر کسی بے روک میدان مین دوڑتا ہے دوسرے کی باگ کو زور سے کھینچا جاتا ہے یا اسکے میدان مین جابجا دیوارین وغیرہ آڑین کھڑی ہین - ان دونون سے وہی گھوڑا سبقت لیجائیگا جسکو کوئی روک نہین ہے - اور انکی مثال مین یہ غلطی بتاتے ہین کہ اس چشمہ کا وسیع ہونا اور جبل پہاڑ کے اوپر سے بہہ نکلنا اس آڑ کا اثر نہین بلکہ اسکی ذاتی وفور مادہ کا اثر ہے ایسے قوی الافراد وافر المادہ کے آگے آڑ نہ بھی ہوگی تو وہ نکلتا نکلتا تمام جنگلون اور پہاڑون پر محیط ہو جائیگا -

اسی اصول کے مطابق انبیا علیہم السلام سے جن حضرات کی مزاحمتین زیادہ ہوئیں انکی دعوت حق کی اشاعت کم ہوئی اور جن کی مزاحمت کم ہوئی ان کی دعوت حق بہت پھیل گئی -

ومع ہذا ہم خانصاحب کے خیال کو صحیح تسلیم کرکے یہ کہتے ہین کہ یہ خیال اسی حالت مین صحیح ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھ ذیل کی دو شرطین بھی پائی جاوین -

اول یہ کہ اس مزاحمت کی مدافعت مدافع قوی سے ہو جو عمدہ دلائل اور قوی وسائل سے اسکو دور کر سکے - اور اگر کوئی ایسا شخص اس مزاحمت کی مدافعت کا قصد نہ کرے (جیسا کہ راقم سے پہلے غنیم کی مزاحمت کسی ایسے شخص نے نہ ہوئی جو اوسکے جعل وفریب کو دست آویز عبارات اشاعۃ السنۃ ظاہر کرتا - وبنا برعلیہ بڑے زیرک اور فہیم اشخاص پر اس مزاحمت کا یہ اثر ظاہر ہوا کہ انہون نے اس دشمن کو دوست سمجھ لیا) تو وہ مزاحمت اس حق کے لیے حجاب ہو جاتی ہے اور اس صورت مین اس مزاحمت کا عدم اسکے وجود سے بہتر ہے -

شرط دوم یہ کہ مخاطبین مین (جن کے سامنے حق اور اسکا مزاحم پیش ہو) اکثر ایسے ہون جو اپنے فہم وفکر سے حق کو حق اور اس کے مزاحم کو باطل وناحق سمجھ سکین اور اگر مخاطبین اکثر ایسے ہون جو مزاحمت کی دھوکہ مین آجاوین (جیسا کہ مزاحمت غنیم

مین ہوا ہے کہ بڑے بڑے زکی اُسکے جعل کے جال مین پہنس گئے) اور ناحق کو بہی حق جاننے لگین تو مزاحمت سے حق کی اشاعت مقصود نہین بلکہ احتمال وامانت گو مزاحمت کا مدفع کیا ہی قوی اور بہادر ہو اسکی تمثیل مین ہم اس نبی کی دعوت حق کو پیش کرتے ہین جنپر بجز ایک شخص کوئی ایمان نہین لایا۔ اور اس کے مقابلہ مین دعوتِ حق **خاتم المرسلین** صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال پیش کرتے ہین جنپر سب نبیون سے بڑہکر ایمان لایا گیا ہے۔ ان دونون مثالون کا ذکر صحیح مسلم کی ایک حدیث مین ہے جو حاشیہ مین منقول ہے

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما یصدقہ من امتہ الا رجل واحد (مسلم ص ۱۱۲)

اس **قلت** وکثرتِ اتباع مین **تفاوت** کا ایک سبب مزاحمت بہی ہے جو قلیل الاتباع کی **دعوت** مین زیادہ ہوئی اور کثیر الاتباع کی **دعوت** مین کم

اسی **شرط دوم** کے خیال سے بعض اکابر ائمہ سے مروی ہے کہ انہون نے اپنے ہمعصر اہلسنت کو اہل بدعت کے رد مین تالیف کرنے سے روکا اور یہہ کہا کہ پہلے تم انکی بدعت کو مشتہر کرتے ہو پہر اس کے رد کے درپے ہوتے ہو اسمین بدعت کی اشاعت پائی جاتی ہے۔

جسکی وجہ **یہی ہے** کہ بدعت اور معصیت تو اکثر لوگونکی جو بے **دین** اور **کم علم** ہوتے ہین مالوف و بالطبع مرغوب ہوتی ہے **لہذا** وہ ان مین فوراً مقبول ومعمول بہا ہوگی اور اسکا رد جو علمی دلائل سے ہوتا ہے اکثر بے علمون کی سمجہ مین نہ آئے گا انکی سمجہ مین آ بہی گیا تو خلاف عادت ہونے کے سبب مقبول نہوگا۔

اس امر کا **تجربہ** ہمکو بہی ہو رہا ہے ہم صاف دیکہتے ہین کہ جو لوگ نماز پڑہنے اور روزہ رکہنے اور سود نہ لینے کا وعظ کرتے ہین اور اسپر بہشت اور دوزخ کے نعیم وآلام کا

وعدہ و وعید سنتے ہین انکی باتون کو تمام آزادی پسند کم سنتے ہین اور جو سنتے ہین ان
مین سے بہت ہی کم عمل کرتے ہین اور جو (نیچری) لوگ اسکے برخلاف یہ وعظ کرتے
ہین کہ نماز پڑہنا صرف اولی و عمدہ امر ہے یہ بات **صحیح** نہین ہے کہ جو نماز نہ پڑہیگا
وہ نجات نہ پائیگا اور دوزخ مین جائیگا اور **دوزخ و بہشت** کوئی جسمانی چیز
نہین ہین اور روزہ مین تکلیف ہو تو روزہ کے بدلے فدیہ دینا جائز ہے - اور تہوڑا
سود لینا اسلام مین ممنوع نہین ہے انکی باتین نہ صرف عوام بلکہ پڑہے لکہے خواص
آزادی پسند کثرت سے سنتے اور دلی شوق سے عمل مین لاتے اور بر سر زبان حال یہ شعر
سناتے ہین ؎ نرکہہ روزہ نہ مرہوگا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ ٭ وضو کا توڑ دے کوزہ
شراب شوق پیتا جا ٭ ان **تمثیلات** و نظائر کو پڑہکر امید ہے ڈاکٹر صاحب اپنے
خیال سے رجوع فرمائین گے - اور اس عامیانہ مثال کو واپس لے لین گے - اور آئندہ
اشاعۃ السنہ کو مضامین حقہ کی مزاحمت و معارضہ کو روکنے کی کوشش کرین گے -

اس سے ہمارا **مقصود** یہ نہین کہ دنیا یا تمام ملک **ہند** مین کسی مضمون اشاعۃ السنہ کا
کوئی معارضہ نہ کرے یہ امر نہ ہماری **طاقت** مین ہے نہ ڈاکٹر صاحب اور ان
کے ہم خیالون کی قدرت مین -

ہمارا **مقصود** صرف اتنا ہی کہ جس مضمون کو اعیان گروہ اہلحدیث **صحیح** اور بحق
قوم **مفید** مان لین اس کی مزاحمت و معارضہ سے جہانتک انکا بس چلے اپنی
قوم کو روکین - اور اپنے قومی **اخبارون** مین اسکے معارض مضامین کو درج نہ
ہونے دین - اور ان مضامین کی نسبت گورنمنٹ کو یہ شبہ نہ ڈالین کہ اس مضمون پر
خود اس قوم کا اتفاق نہین ہے تو گورنمنٹ اوسکیطرف کیون توجہ کرے -

یہ شبہ گورنمنٹ کو پیدا ہوگا تو انہی کے معارضات سے ہوگا - **مشیر قیصر** لکہنو
و **سراج الاخبار** جہلم وغیرہ حنفی اخبارون کے معارضہ سے (خواہ کیسا ہی

ہوا ہماری قومی خیالات کی قومیت وجمہوریت مین فرق نہ آئیگا - اسی نظر سے ہم انکی مخالفت وموافقت کی کچہ پرواہ نہین کرتے اپنے بہائیون کی مخالفت کو بند کرنا چاہتے ہین اس تفصیلی نصیحت نے ہماری بہائیون پر اثر نہ کیا اور ہیٹہہ کر لڑائیکا شوق انکے دل سے نہ نکلا - اور پہر کوئی مضمون ہماری مضامین سلسلہ الصحۃ والفوائد کے برخلاف شحنہ ہند مین شائع ہوا تو اسکا نتیجہ* جو نکلیگا اسپر اعیان قوم دست تاسف ملینگے -

خدایا تو اس بلا سے ہمارے بہائیون کو بچا اور انکو فہم اور عاقبت اندیشی عطا فرما - آمین

---

*نوٹ - وہ نتیجہ بد ایک نہین بہت سے ہین ازانجملہ یہ کہ اشاعۃ السنۃ اور شحنہ ہند کا مقابلہ ومحاربہ شروع ہوگا - اشاعۃ السنۃ راقم مضمون کا تصریح کے ساتھہ نام ظاہر کریگا جکو وہ داخلی وخارجی دلائل سے ثابت ومحقق کرچکا ہے - اسپر شحنہ ہند جو راقم مضمون کو اہل ... حدیث سے بدرجہا بڑہکر قرار دیتا ہے ضرور جوش ظاہر کریگا ... ... اشاعۃ السنۃ کو لازم ہوگا ازانجملہ یہ کہ اشاعۃ السنۃ کی صفحات کو یہی محاربہ روک لیگا چنانچہ اس دفعہ اسکے (۵۴) صفحہ اوسنے روک لئے ہین جنکا گناہ ان لوگون کی گردن پر ہے جنہون نے غلیم کی نیک نیتی کے ثبوت مین خامہ فرسائی کی ہے انہین اکثر اہم مقاصد ومطالب مفید قوم ... ہوجانے کا اندیشہ ہے - ازانجملہ ایک نتیجہ ایسا بد ہے جسکو صرف اظہار سے قوم کا سخت ضرر متصور ہے چہ جائیکہ وقوع - اسکو ہم ابھی بیان نہین کرتے اعیان وارکان قوم کو مناسب ہے کہ اس جنگ کو فوراً بند کرین اور ان نتائج کے ظہور کی نوبت نہ آنے دین -